LGfL SafeguardED

URDU TRANSLATION of the Department for Education :statutory guidance for schools and colleges

Keeping children safe in education 2026

Information for all school and college staff :Part one

Find KCSIE Part 1 translated into 12 community languages at **kcsietranslate.lgfl.net**

NB This translation goes up to and includes the flowchart on page 27 of part one

Department for Education

تعلیم کے دوران بچوں کو محفوظ رکھنا2026

اسکولوں اور کالجوں کے لیے قانونی رہنمائی

ستمبر 2026

خلاصہ

اس رہنمائی کی قانونی حیثیت

یہ محکمۂ تعلیم کی جانب سے جاری کردہ قانونی رہنمائی ہے، جو تعلیمی قانون 2002 کی دفعہ 175 (ترمیم شدہ)، تعلیمی اداروں کے آزادانہ معیارات کے ضوابط 2014، غیر سرکاری خصوصی اسکولوں (انگلینڈ) کے ضوابط 2015، اور اپرنٹس شپس، اسکلز، چلڈرن اینڈ لرننگ ایکٹ 2009 (ترمیم شدہ) کے تحت جاری کی گئی ہے۔ انگلینڈ کے اسکولوں اور کالجوں کو بچوں کے تحفظ اور ان کی فلاح و بہبود کو فروغ دینے سے متعلق اپنی ذمہ داریاں ادا کرتے وقت اس رہنمائی کو مدِنظر رکھنا **ضروری** ہے۔ اس رہنمائی کے مقصد کے لیے بچے سے مراد 18 سال سے کم عمر ہر شخص ہے۔

اس رہنمائی کے بارے میں

اس رہنمائی میں جگہ جگہ **"لازمی ہے"** اور **"چاہیے"** کے الفاظ استعمال کیے گئے ہیں۔ "**لازمی ہے**" اس وقت استعمال کیا گیا ہے جب متعلقہ شخص پر قانونی طور پر کوئی کام کرنا ضروری ہو، جبکہ "**چاہیے**" اس وقت استعمال کیا گیا ہے جب دی گئی ہدایت پر عمل کیا جانا چاہیے، سوائے اس صورت کے جب ایسا نہ کرنے کی کوئی معقول وجہ موجود ہو۔ اس رہنمائی کو درج ذیل کے ساتھ پڑھا جانا **چاہیے**:

- بچوں کے تحفظ کے لیے مل کر کام کرنے سے متعلق قانونی رہنمائی، اور
- محکمہ کی یہ ہدایت کہ اگر آپ کو تشویش ہو کہ کسی بچے کے ساتھ بدسلوکی ہو رہی ہے تو کیا کرنا چاہیے: متعلقہ پیشہ ور افراد کے لیے رہنمائی، اور
- ابتدائی عمر کی تعلیم کے بنیادی مرحلے (EYFS) کے قانونی ضابطے کی دفعہ 3 سے متعلق قانونی رہنمائی - GOV.UK (اسکولوں میں قائم بچوں کی ابتدائی نگہداشت کی جماعتوں اور استقبالیہ جماعت میں 0 سے 5 سال کی عمر کے بچوں کے لیے)۔

جب تک کسی اور طرح وضاحت نہ کی گئی ہو:

- '**اسکول**' سے مراد: تمام اسکول، خواہ وہ سرکاری انتظام کے تحت ہوں، غیر سرکاری انتظام کے تحت ہوں یا آزاد اسکول ہوں (جن میں اکیڈمیاں، آزاد اسکول اور متبادل تعلیمی انتظام فراہم کرنے والی اکیڈمیاں شامل ہیں)، سرکاری انتظام کے تحت چلنے والے نرسری اسکول[1] اور ایسے تعلیمی مراکز جہاں طلبہ کو عارضی طور پر بھیجا جاتا ہے۔
- '**کالج**' سے مراد مزید تعلیم کے کالج اور چھٹی جماعت کے کالج ہیں، جو مزید اور اعلیٰ تعلیم کے قانون 1992 کے تحت قائم کیے گئے ہیں، نیز وہ ادارے جنہیں مزید تعلیم کے شعبے کا حصہ قرار دیا گیا ہے[2]۔ کالج سے مراد 16 سال کی عمر کے بعد تعلیم فراہم کرنے والے وہ ادارے بھی ہیں جن کا ذکر اپرنٹس شپس، اسکلز، چلڈرن اینڈ لرننگ ایکٹ 2009 (ترمیم شدہ) میں کیا گیا ہے[3]۔ 16-19 اکیڈمیاں، 16 سال کی عمر کے بعد کے

---

[1] ابتدائی عمر کی تعلیم کے بنیادی مرحلے کا ضابطہ (EYFS) ابتدائی عمر کے تمام تعلیمی و نگہداشتی مراکز کے لیے لازمی ہے۔ یہ تمام اسکولوں پر لاگو ہوتا ہے، جن میں سرکاری انتظام کے تحت چلنے والے نرسری اسکول بھی شامل ہیں جہاں ابتدائی عمر کی تعلیم فراہم کی جاتی ہے۔ سرکاری انتظام کے تحت چلنے والے نرسری اسکولوں کو بھی، اس رہنمائی کے بارے میں دی گئی فہرست میں شامل دیگر اسکولوں کی طرح، بچوں کے تحفظ اور ان کی فلاح و بہبود کو فروغ دینے سے متعلق اپنی ذمہ داریاں ادا کرتے وقت 'تعلیم میں بچوں کو محفوظ رکھنا' سے متعلق رہنمائی کو مدِنظر رکھنا لازمی ہے (تعلیمی قانون 2002 کی دفعہ 175(2) کے تحت — اس تقاضے کی مزید تفصیل کے لیے حاشیہ 19 دیکھیں)۔

[2] مزید اور اعلیٰ تعلیم کے قانون 1992 کی دفعہ 28 کے تحت ('مقررہ ادارے')۔

[3] اپرنٹس شپس، اسکلز، چلڈرن اینڈ لرننگ ایکٹ 2009 (ترمیم شدہ)

خصوصی ادارے اور آزاد تربیت فراہم کرنے والے ادارے۔ کالجوں کے لیے یہ رہنمائی ان بچوں کے بارے میں ان کی ذمہ داریوں سے متعلق ہے جو ان اداروں میں تعلیم یا تربیت حاصل کر رہے ہیں۔

متاثرہ افراد اور مبینہ طور پر زیادتی کرنے والے شخص یا افراد

اس رہنمائی میں بعض جگہوں پر ہم '**متاثرہ شخص**' کی اصطلاح استعمال کرتے ہیں۔ یہ ایک عام طور پر پہچانی اور سمجھی جانے والی اصطلاح ہے۔ اسکولوں اور کالجوں کے لیے یہ سمجھنا ضروری ہے کہ ہر وہ شخص جس کے ساتھ بدسلوکی ہوئی ہو، خود کو متاثرہ شخص نہیں سمجھتا یا نہیں چاہتا کہ اسے اس طرح بیان کیا جائے۔ اس لیے کسی بھی واقعے سے نمٹتے وقت اسکولوں اور کالجوں کو اس بات کا خیال رکھنا چاہیے اور وہ ایسی اصطلاح استعمال کرنے کے لیے تیار رہیں جس کے استعمال سے بچہ سب سے زیادہ مطمئن ہو۔

اس رہنمائی میں بعض جگہوں پر ہم '**مبینہ طور پر زیادتی کرنے والے شخص یا افراد**' اور جہاں مناسب ہو '**زیادتی کرنے والے شخص یا افراد**' کی اصطلاح استعمال کرتے ہیں۔ یہ عام طور پر استعمال اور تسلیم کی جانے والی اصطلاحات ہیں اور رہنمائی کو مؤثر انداز میں تحریر کرنے کے لیے زیادہ مناسب ہیں۔ تاہم، اسکولوں اور کالجوں کو الفاظ کے انتخاب پر بہت احتیاط سے غور کرنا چاہیے، خاص طور پر بچوں کے سامنے بات کرتے وقت، کیونکہ بعض صورتوں میں بدسلوکی پر مبنی رویّہ خود ایسا رویّہ اختیار کرنے والے شخص کے لیے بھی نقصان دہ رہا ہو سکتا ہے۔ جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ہے، مناسب اصطلاح کا انتخاب اسکول اور کالج ہر معاملے کی نوعیت اور حالات کے مطابق کریں گے۔

برہنہ اور نیم برہنہ تصاویر، بشمول AI کے ذریعے تیار کی گئی تصاویر

اس رہنمائی کے مقصد کے لیے، '**برہنہ اور نیم برہنہ تصاویر بنانا یا شیئر کرنا**' سے مراد 18 سال سے کم عمر نوجوانوں کی جانب سے برہنہ یا نیم برہنہ تصاویر بنانا، بھیجنا یا شائع کرنا ہے۔ '**تصاویر**' کی اصطلاح میں ہر قسم کا بصری مواد شامل ہے، جیسے تصاویر، ویڈیوز اور براہِ راست نشر ہونے والی ویڈیوز۔

ہم '**برہنہ تصاویر**' کی اصطلاح اس لیے استعمال کرتے ہیں کیونکہ نوجوان اسے سب سے زیادہ آسانی سے سمجھتے ہیں اور یہ اس رہنمائی میں شامل تصاویر شیئر کرنے کے مختلف طریقوں کو بہتر طور پر بیان کرتی ہے۔

تصاویر خود بچہ لے سکتا ہے، جسے بعض اوقات 'خود بنائی گئی تصاویر' کہا جاتا ہے، یا کوئی دوسرا شخص انہیں لے یا بنا سکتا ہے۔ ان تصاویر کو برقی طور پر تبدیل بھی کیا جا سکتا ہے یا مکمل طور پر AI کے ذریعے تیار کیا جا سکتا ہے، جن میں وہ تصاویر بھی شامل ہیں جنہیں بعض اوقات 'جعلی طور پر بنائی گئی حقیقت نما تصاویر' یا 'جعلی برہنہ تصاویر' کہا جاتا ہے۔

ڈیٹا کے تحفظ کا قانون 2018، UK GDPR اور ڈیٹا (استعمال اور رسائی) کا قانون 2025 – 'ڈیٹا کے تحفظ کے قوانین'

اس رہنمائی میں '**ڈیٹا کے تحفظ کے قوانین**' کی اصطلاح مجموعی طور پر ڈیٹا کے تحفظ کے قانون 2018، UK کے عمومی ڈیٹا تحفظ کے ضابطے (UK GDPR)، اور ڈیٹا (استعمال اور رسائی) کے قانون 2025 کے لیے استعمال کی گئی ہے۔

یہ رہنمائی کن لوگوں کے لیے ہے

اس قانونی رہنمائی کو درج ذیل افراد اور اداروں کو پڑھنا اور اس پر عمل کرنا چاہیے:

- **سرکاری انتظام کے تحت چلنے والے اسکولوں** (بشمول سرکاری انتظام کے تحت چلنے والے نرسری اسکولوں) اور کالجوں کی انتظامی مجالس۔ اس میں 16 سال کی عمر کے بعد تعلیم فراہم کرنے والے وہ ادارے بھی شامل ہیں جن کا ذکر اپرنٹس شپس، اسکلز، چلڈرن اینڈ لرننگ ایکٹ 2009 (ترمیم شدہ) میں کیا گیا ہے: 16-19 اکیڈمیاں، 16 سال کی عمر کے بعد کے خصوصی ادارے، اور آزاد تربیت فراہم کرنے والے ادارے،
- **آزاد اسکولوں** (بشمول اکیڈمیوں، آزاد اسکولوں اور متبادل تعلیمی انتظام فراہم کرنے والی اکیڈمیوں) اور غیر سرکاری انتظام کے تحت چلنے والے خصوصی اسکولوں کے مالکان۔ اکیڈمیوں، آزاد اسکولوں اور متبادل تعلیمی انتظام فراہم کرنے والی اکیڈمیوں کی صورت میں، مالک اکیڈمی کا انتظامی ادارہ ہوگا،
- **طلبہ کو عارضی طور پر بھیجے جانے والے تعلیمی مراکز** (PRUs) کی انتظامی کمیٹیاں، اور
- **اعلیٰ قیادتی ٹیمیں**

اس رہنمائی میں جہاں بھی '**انتظامی مجالس اور مالکان**' کا ذکر کیا گیا ہے، وہاں اس میں انتظامی کمیٹیاں بھی شامل سمجھی جائیں گی، جب تک کہ کسی اور طرح وضاحت نہ کی گئی ہو۔

اسکول اور کالج کا عملہ

یہ نہایت **ضروری** ہے کہ اسکول یا کالج میں کام کرنے والا **ہر شخص** بچوں کے تحفظ سے متعلق اپنی ذمہ داریوں کو سمجھے۔ انتظامی مجالس اور مالکان کو یقینی بنانا چاہیے کہ وہ عملہ جو براہِ راست بچوں کے ساتھ کام کرتا ہے، کم از کم اس رہنمائی کا **حصہ اوّل** ضرور پڑھے۔

انتظامی مجالس اور مالکان کو اپنی اعلیٰ انتظامی ٹیموں، اور خاص طور پر بچوں کے تحفظ کے لیے مقررہ ذمہ دار شخص کے ساتھ مل کر اب یہ بھی یقینی بنانا چاہیے کہ وہ عملہ جو براہِ راست بچوں کے ساتھ کام نہیں کرتا، اس رہنمائی کا **حصہ اوّل** پڑھے۔

انتظامی مجالس اور مالکان کو یہ بھی یقینی بنانا چاہیے کہ ایسے مناسب طریقۂ کار موجود ہوں جو عملے کو اس رہنمائی کے حصہ اوّل میں بیان کردہ اپنے کردار اور ذمہ داریوں کو سمجھنے اور انہیں پورا کرنے میں مدد دیں۔

یہ رہنمائی کس رہنمائی کی جگہ لیتی ہے

یہ رہنمائی ستمبر 2025 میں جاری کی گئی 'تعلیم کے دوران بچوں کو محفوظ رکھنا' کی رہنمائی کی جگہ لیتی ہے۔ تبدیلیوں کا خلاصہ ضمیمہ C میں شامل ہے۔

حصہ اول: تمام عملہ کے لئے تحفظ سے متعلق معلومات

اسکول اور کالج کے عملہ کو کس بات کا علم ہونا چاہیے اور انہیں کیا کرنا چاہئیے

حفاظت کے لیے بچوں پر مرکوز اور مربوط انداز۔

1. اسکول، کالج اور ان کے عملہ بچوں کے لئے وسیع تر حفاظتی نظام کا ایک اہم حصہ ہیں۔ یہ نظام دستوری ہدایت نامہ کے بچوں کے تحفظ کے لئے مل کر کام کرنا میں بیان کیا گیا ہے۔

2. بچوں کی حفاظت اور ان کی فلاح و بہبود کا فروغ ہر شخص کی ذمہ داری ہے۔ **'بچوں'** میں 18 سال سے کم عمر کے تمام افراد شامل ہیں۔ اس ذمہ داری کو مؤثر انداز میں پورا کرنے کے لیے، تمام افرِدِ کار کے لیے اس بات کو یقینی بنانا ضروری ہے کہ ان کا ضابطۂ عمل بچے کے لئے مرکزیت کا حامل ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ انہیں ہمہ وقت، اس بات کو ملحوظ رکھنا چاہیے کہ کون سی چیز بچے کے بہترین مفاد میں ہے۔

3. کسی بھی واحد فردِ کار کو بچے کی ضروریات اور حالات کا مکمل ادراک نہیں ہوسکتا۔ اور بچوں اور ان کے اہلِ خانہ کو درست وقت پر درست معاونت درکار ہو تو ان سے تعلق رکھنے والے ہر فرد کو مسائل کی شناخت، معلومات کے تبادلے اور فوری اقدام کے حوالے سے اپنا کردار ادا کرنا ہوتا ہے۔ بچوں کے تحفظ اور فلاح و بہبود کے اس ہدایت نامے کے مقاصد کے لئے درج ذیل حوالے سے وضاحت کی گئی ہے:

- مسائل اُجاگر ہونے پر بچوں کی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے مدد اور تعاون فراہم کرنا
- بچوں کو برے سلوک سے محفوظ رکھنا، خواہ وہ گھر کے اندر ہو یا باہر، یا آن لائن
- بچوں کی ذہنی اور جسمانی صحت یا نشوونما کی خرابی کو روکنا
- بچوں کی ایسے حالات میں نشوونما کو یقینی بنانا جو کہ محفوظ اور مؤثر نگہداشت سے ہم آہنگ ہوں، اور
- تمام بچوں کو بہترین نتائج کا اہل بنانے کے لئے اقدام کرنا

اسکول اور کالج کے عملہ کا کردار

4. اسکول اور کالج کا عملہ مسائل اور خدشات کو ابتدائی مرحلے میں پہچاننے، بچوں کو مدد فراہم کرنے اور ان مسائل کو بڑھنے سے روکنے کی بہتر حالت میں ہوتا ہے۔

5. عملہ کے تمام اراکین پر ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ محفوظ ماحول فراہم کریں جس میں بچے سیکھ سکیں۔

6. تمام عملے کو ایسے بچوں کی شناخت کے لیے تیار رہنا چاہیے جنہیں فیملی ہیلپ سے فائدہ ہو سکتا ہے[4]۔ فیملی ہیلپ سے مراد یہ ہے کہ بچے کی زندگی کے کسی بھی مرحلے میں، ابتدائی عمر سے لے کر نوعمری تک، جیسے ہی کوئی مسئلہ سامنے آئے، فوراً مدد فراہم کی جائے۔

7. عملہ کا کوئی بھی رکن جسے کسی بچے کی فلاح و بہبود کے حوالے سے کوئی بھی خدشہ لاحق ہو تو اسے پیراگراف 57-63 میں درج ضابطوں پر عمل کرنا چاہئیے۔ عملے کو کسی بھی ریفرل کے بعد سماجی کارکنوں اور دیگر ایجنسیوں سے تعاون کے لیے تیار رہنا چاہیے۔

8. ہر اسکول اور کالج میں نامزد حفاظتی سربراہ ہونا چاہیے جو عملہ کو اپنے حفاظتی فرائض کی انجام دہی کے لئے معاونت فراہم کرے گا اور جو دیگر خدماتی شعبوں جیسے کہ بچوں کی سماجی نگہداشت کے لیے مقامی اتھارٹی کے شانہ بشانہ کام کرے گا۔

---

[4] خاندانی مدد کے بارے میں تفصیلی معلومات بچوں کے تحفظ کے لیے مل کر کام کرنا میں دیکھی جا سکتی ہیں۔

9. بچوں کے تحفظ کے لیے مقررہ ذمہ دار شخص (اور اس کے نائبین) کے پاس عموماً تعلیمی ادارے میں بچوں کے تحفظ سے متعلق مکمل صورتِ حال کی سب سے زیادہ معلومات ہوتی ہیں اور حفاظتی مسائل کے ضمن میں مشاورت کے لئے وہ موزوں ترین فرد ہوگا۔

10. ٹیچرز اسٹینڈرڈز 2012 میں کہا گیا ہے کہ اساتذہ (جس میں ہیڈ ٹیچرز بھی شامل ہیں) کو چاہیے کہ وہ اپنے پیشہ ورانہ فرائض کے حصے کے طور پر بچوں کی فلاح و بہبود کا تحفظ کریں اور تدریسی پیشے پر عوامی اعتماد کو برقرار رکھیں۔[5]

اسکول اور کالج کے عملہ کو کیا جاننا ضروری ہے

11. تمام عملہ کو اپنے اسکول یا کالج میں موجود اُن نظام سے آگاہ ہونا ضروری ہے جو تحفظ میں مدد دیتے ہیں اور عملہ کی تقرری کے جزو کے طور پر انہیں ان نظام کی وضاحت کی جانی چاہیے۔ اس میں درج ذیل شامل ہونا چاہیے:

- بچوں کے تحفظ کی پالیسی (جس میں دیگر چیزوں کے ساتھ بچوں کے آپسی بدسلوکی سے نمٹنے کے لیے پالیسی اور طریقہ کار بھی شامل ہونا چاہیے)
- رویے کی پالیسی (جس میں سائبر دھونس، تعصب پر مبنی اور امتیازی غنڈہ گردی سمیت غنڈہ گردی کو روکنے کے اقدامات شامل ہونے چاہئیں)[6] ،
- عملے کے رویّے سے متعلق پالیسی (جسے بعض اوقات ضابطۂ اخلاق بھی کہا جاتا ہے) میں، دیگر باتوں کے ساتھ ساتھ، معمولی نوعیت کے خدشات، عملے کے خلاف الزامات اور غلط کاموں کی اطلاع دینے سے متعلق امور شامل ہونے چاہئیں۔
- ان بچوں کے تحفظ کے لیے کیے جانے والے اقدامات بھی شامل ہونے چاہئیں جو تعلیم سے غیر حاضر ہوں، خاص طور پر اگر وہ بار بار یا طویل عرصے تک غیر حاضر رہیں اور
- بچوں کے تحفظ کے لیے مقررہ ذمہ دار شخص کا کردار بھی واضح ہونا چاہیے، جس میں اس ذمہ دار شخص اور اس کے نائبین کی شناخت بھی شامل ہو۔

ملازمت شروع کرتے وقت **تمام** عملے کو پالیسیوں کی نقول اور اس دستاویز کے **حصہ اوّل** کی ایک نقل فراہم کی جانی چاہیے۔

12. تمام عملے کو مناسب حفاظتی اور بچوں کے تحفظ کی تربیت حاصل کرنی چاہیے (بشمول آن لائن حفاظت جس میں، دیگر چیزوں کے ساتھ ساتھ، مواد کی چھان بین اور نگرانی کے سلسلے میں توقعات، متعلقہ کرداروں اور ذمہ داریوں کی سمجھ بھی شامل ہے - مزید معلومات کے لیے پیراگراف 173-177 دیکھیں) ۔ تربیت باقاعدگی سے اپ ڈیٹ ہونی چاہیے۔ مزید برآں، تمام عملے کو تحفظ اور بچے کی حفاظت (بشمول آن لائن حفاظت) کے اپ ڈیٹس، حسبِ ضرورت، اور کم از کم سال میں ایک بار، موصول ہونے چاہئیں (مثلاً ای میلز، برقی نشریات اور عملہ کی میٹنگز کے ذریعہ)، تاکہ انہیں بچوں کے مؤثر تحفظ کی متعلقہ صلاحیتیں اور معلومات فراہم کی جا سکے۔

13. تمام عملے کو مقامی سطح پر فراہم کی جانے والی فیملی ہیلپ کے جائزے کے طریقۂ کار سے آگاہ ہونا چاہیے:

- وہ معیار، جس میں ضرورت کی سطح بھی شامل ہو، جس کے مطابق کسی معاملے کو فیملی ہیلپ اور خدمات کے لیے بھیجا جانا چاہیے، جو درج ذیل سطحوں پر فراہم کی جاتی

---

5 [اساتذہ کے معیار]
6 تمام اسکولوں کے لیے ضروری ہے کہ ان کے پاس رویّے سے متعلق ایک پالیسی ہو (اس کی مکمل تفصیل [یہاں] موجود ہے)۔ اگر کوئی کالج رویّے سے متعلق پالیسی رکھنے کا فیصلہ کرے، تو اسے اوپر بیان کیے گئے طریقے کے مطابق عملے کو فراہم کیا جانا چاہیے۔

ہیں:

- مخصوص ابتدائی مدد کی سطح پر، بچوں کے قانون 2004 کی دفعات 10 اور 11 کے تحت، اور
- بچوں کے قانون 1989 کی دفعہ 17 کے تحت فراہم کی جانے والی قانونی خدمات، یعنی ضرورت مند بچوں کے لیے خدمات، جن میں یہ بھی شامل ہے کہ یہ قانون معذور بچوں پر کیسے لاگو ہوتا ہے۔

- وہ معیار، جس میں ضرورت کی سطح بھی شامل ہو، جس کے مطابق کسی معاملے کو جائزے اور قانونی خدمات کے لیے مقامی انتظامیہ کے بچوں کی سماجی نگہداشت کے شعبے کو بھیجا جانا چاہیے، بچوں کے قانون 1989 کی دفعہ 47 کے تحت، یعنی جب یہ شبہ کرنے کی معقول وجہ ہو کہ کسی بچے کو سنگین نقصان پہنچ رہا ہے یا پہنچنے کا امکان ہے۔
  - بچوں کے قانون 1989 کی دفعہ 31، یعنی نگہداشت اور نگرانی کے احکامات، اور
  - بچوں کے قانون 1989 کی دفعہ 20، یعنی بچے کے لیے رہائش کا انتظام کرنے کی ذمہ داری۔

- نیز درج ذیل معاملات کے لیے واضح طریقۂ کار اور اقدامات ہونے چاہئیں:
  - بچوں کے ساتھ بدسلوکی، ان کی غفلت اور ان کا استحصال
  - وہ بچے جو نوجوانوں کے محفوظ نگہداشتی مراکز میں زیر نگرانی ہوں
  - معذور بچے

14. اگر کوئی بچہ/بچی اپنے ساتھ بدسلوکی، استحصال یا نظرانداز کیے جانے کے بارے میں بتائے تو تمام عملہ کو یہ معلوم ہونا چاہیے کہ ایسی صورت میں کیا کرنا ہے۔ عملے کو یہ بات جاننی چاہیے کہ اخفائے راز کی مناسب سطح کو برقرار رکھنے کے لیے مطلوبہ لوازمات کو کیسے پورا کیا جائے۔ اس سے مراد یہ ہے کہ صرف انہی لوگوں کو معاملے میں شامل کیا جائے جنہیں شامل کرنے کی ضرورت ہو، جیسے کہ نامزد حفاظتی سربراہ (یا نائب) اور بچوں کی سماجی نگہداشت کرنے والی مقامی اتھارٹی۔ عملہ کو کبھی بھی بچے سے یہ وعدہ نہیں کرنا چاہیے کہ وہ کسی بھی قسم کی بدسلوکی کی اطلاع دینے کے بارے میں کسی کو نہیں بتائیں گے، کیونکہ بالآخر یہ بات بچے کے بہترین مفاد میں نہیں ہوگی۔

15. تمام عملے کو متاثرہ بچوں کو یہ یقین دلانے کے قابل ہونا چاہیے کہ ان کی بات کو سنجیدگی سے لیا جا رہا ہے، انہیں مدد فراہم کی جائے گی اور انہیں محفوظ رکھا جائے گا۔ کسی بھی متاثرہ بچے کو کبھی یہ احساس نہیں دلایا جانا چاہیے کہ کسی بھی قسم کی بدسلوکی اور/یا غفلت کی اطلاع دے کر وہ کوئی مسئلہ پیدا کر رہا ہے۔ اسی طرح، اطلاع دینے پر متاثرہ بچے کو کبھی شرمندگی محسوس نہیں کروائی جانی چاہیے۔

16. تمام عملے کو اس بات سے آگاہ ہونا چاہیے کہ بچے شاید ابھی یہ بتانے کے لیے تیار نہ ہوں، یا انہیں یہ معلوم نہ ہو کہ کسی کو کیسے بتائیں کہ ان کے ساتھ بدسلوکی، استحصال یا غفلت ہو رہی ہے، اور ممکن ہے کہ وہ اپنے ساتھ پیش آنے والے حالات کو نقصان دہ بھی نہ سمجھتے ہوں۔ مثال کے طور پر، بچے شرمندگی یا ذلت محسوس کر سکتے ہیں، یا انہیں دھمکیاں دی جا رہی ہو سکتی ہیں۔ اس کی وجہ ان کی کمزوری، معذوری، جنسی رجحان یا زبان کی رکاوٹیں ہو سکتی ہیں۔ اس کے باوجود عملے کو پیشہ ورانہ طور پر صورتِ حال کو سمجھنے اور مزید جاننے کی کوشش کرنی چاہیے، اور اگر انہیں کسی بچے کے بارے میں کوئی تشویش ہو تو بچوں کے تحفظ کے لیے مقررہ ذمہ دار شخص یا اس کے نائب سے بات کرنی چاہیے۔ یہ بھی ضروری ہے کہ عملہ یہ طے کرے کہ بچوں اور نوجوانوں کے ساتھ اعتماد پر مبنی تعلقات کس طرح بہتر طور پر قائم کیے جائیں تاکہ وہ آسانی سے بات کر سکیں۔

17. تمام عملے کو یہ سمجھنا چاہیے کہ بچوں کو تعصب کی بنیاد پر نقصان پہنچ سکتا ہے، جس میں نسل پرستی، مذہب کی بنیاد پر تعصب اور امتیازی سلوک کی دوسری صورتیں شامل ہیں۔ ایسے تجربات بچے کی فلاح و بہبود، ذہنی صحت اور مدد مانگنے کی خواہش پر اثر انداز ہو سکتے ہیں۔ عملے کو تعصب کی بنیاد پر ہونے والے نقصان کی علامات اور اس کے اثرات پر نظر رکھنی چاہیے، اور جہاں مناسب ہو وہاں ایسے خدشات کو بچوں کے تحفظ سے متعلق طریقۂ کار کے تحت ضرور مدِنظر رکھنا چاہیے۔

اسکول اور کالج کے عملہ کو کن باتوں پر نظر رکھنی چاہیے

قانونی کارروائی سے پہلے مدد

18. ہر بچے کو قانونی کارروائی سے پہلے مدد سے فائدہ ہو سکتا ہے، جس میں سب کے لیے دستیاب عمومی خدمات، مقامی سطح پر ارلی ہیلپ ، یا خاندان کے لیے مخصوص ابتدائی مدد شامل ہو سکتی ہے۔
اسکول اور کالج کے تمام عملے کو خاص طور پر اس بات پر توجہ دینی چاہیے کہ کسی ایسے بچے کو اضافی مدد کی ضرورت ہو سکتی ہے جو:

- معذور ہے یا اسے کچھ بیماریاں ہیں اور اس کی مخصوص اضافی ضروریات ہیں
- خصوصی تعلیمی ضروریات رکھتا ہو (خواہ ان میں دستوری تعلیم، صحت اور نگہداشت کا منصوبہ شامل ہو یا نہ ہو)
- ذہنی صحت کا ضرورت مند ہو
- نوجوان نگہداشت کنندہ ہو
- حاملہ ہو اور/یا خود والد یا والدہ ہو
- بدسلوکی، تشدد اور/یا نقصان دہ رویّوں کی ابتدائی علامات ظاہر کر چکا ہو
- غیر سماجی یا مجرمانہ رویے میں ملوث ہونے کی علامات دکھا رہا ہو، بشمول گینگ کے ساتھ شمولیت اور منظم جرائم پیشہ گروہوں کے ساتھ تعلق کی علامات ظاہر کر رہا ہو
- تعلیم، گھر یا نگہداشت سے بار بار غائب ہوتا ہو
- بار بار جماعت سے باہر بھیجا گیا ہو، کئی بار عارضی طور پر اسکول یا کالج سے نکالا گیا ہو، جو جز وقتی تعلیمی اوقات کے مطابق پڑھ رہا ہو، جسے اسکول یا کالج سے مستقل طور پر نکالے جانے کا خطرہ ہو، یا جو متبادل تعلیمی انتظام یا طلبہ کی حوالہ جاتی یونٹ میں ہو۔
- استحصال، جدید دور کی غلامی ، انسانوں کی خرید و فروخت، جنسی یا مجرمانہ استحصال کے خطرے سے دوچار ہو۔
- جسے انتہا پسندانہ خیالات کی طرف مائل کیے جانے یا دہشت گردی میں شامل کیے جانے کا خطرہ
- ہو۔جس کے والدین یا دیکھ بھال کرنے والا شخص زیر حراست ہو، یا جو والدین کے کسی جرم میں
- ملوث ہونے سے متاثر ہو رہا ہوفیملی کی ایسی صورتحال میں ہو جہاں بچے کو مسائل کا سامنا ہو، جیسے کہ نشہ آور دوا اور الکحل کا بے جا استعمال، بڑوں کے ذہنی امراض کے مسائل اور گھریلو بد سلوکی
- خود شراب اور دیگر منشیات کا غلط استعمال کر رہا ہو
- جسے عزت یا مذہبی بنیاد پر ہونے والی بدسلوکی کا خطرہ ہو جیسا کہ خواتین کے جنسی اعضاء کو کاٹنا یا جبرا شادی کرنا اور
- جو کسی نجی رضاعی نگہداشت کے انتظام کے تحت رہ رہا ہو ۔

بدسلوکی، نظراندازی اور استحصال

19. تمام عملے کو بدسلوکی، غفلت، استحصال اور جدید دور کی غلامی کی علامات سے آگاہ ہونا چاہیے (نیچے دیکھیں)، اور یہ سمجھنا چاہیے کہ بچوں کو اسکول یا کالج کے اندر اور باہر، گھر کے اندر اور باہر، اور آن لائن بھی نقصان کا خطرہ ہو سکتا ہے۔ پیشہ ورانہ طور پر صورتِ حال کو سمجھنے کی کوشش کرنا اور یہ جاننا کہ کن علامات پر توجہ دینی ہے، بدسلوکی اور غفلت کی جلد شناخت کے لیے بہت اہم ہے، تاکہ عملہ ایسے بچوں کے معاملات پہچان سکے جنہیں مدد یا تحفظ کی ضرورت ہو سکتی ہے۔

20. تمام عملہ کو اس بات سے آگاہ رہنا چاہیے کہ بدسلوکی، نظر اندازی، استحصال اور تحفظ کے مسائل شاذو نادر ہی الگ نوعیت کے ایسے مسائل ہوتے ہیں جنہیں ایک تنہا تعریف یا عنوان کے تحت نہیں رکھا جا سکتا۔ زیادہ تر صورتوں میں، مختلف قسم کے مسائل ایک دوسرے پر اپنا اثر ڈالتے ہیں۔

21. تمام عملے کو، اور خاص طور پر بچوں کے تحفظ کے لیے مقررہ ذمہ دار شخص اور اس کے نائبین کو، اس بات پر غور کرنا چاہیے کہ آیا بچوں کو اپنے خاندان سے باہر مختلف حالات میں بدسلوکی یا استحصال کا خطرہ لاحق ہے۔ خاندان سے باہر ہونے والے نقصانات کئی مختلف صورتوں میں سامنے آ سکتے ہیں، اور بچوں کو ایک ہی وقت میں کئی طرح کے نقصانات کا خطرہ ہو سکتا ہے، جن میں جنسی بدسلوکی، جنسی ہراسانی اور جنسی استحصال، اپنے قریبی تعلقات میں گھریلو بدسلوکی، نوعمری کے تعلقات میں جسمانی، جنسی اور جذباتی بدسلوکی اور تعاقب کرنا، جرائم کے لیے استحصال، مالی استحصال، نوجوانوں میں سنگین تشدد، منشیات اور جرائم کے لیے بچوں کو دوسرے علاقوں میں استعمال کرنا، اور انتہا پسندانہ سوچ کی طرف مائل کرنا شامل ہیں ۔

22. تمام عملہ کو معلوم ہونا چاہیے کہ ٹیکنالوجی تحفظ اور فلاح و بہبود کے بہت سے مسائل کو حل کرنے میں اہمیت کی حامل ہے۔ بچوں کو آن لائن اور روبرو بدسلوکی کے ساتھ ساتھ دیگر خطرات کا سامنا ہے۔ بہت سے معاملات میں بدسلوکی اور دیگر خطرات کا سامنا بیک وقت آن لائن اور آف لائن دونوں صورتوں میں ہوگا۔

23. بچے آن لائن بھی دوسرے بچوں کے ساتھ بدسلوکی کر سکتے ہیں۔ اس کی صورتیں بدسلوکی پر مبنی، ہراساں کرنے والے، عورتوں سے نفرت یا مردوں سے نفرت پر مبنی پیغامات، رضامندی کے بغیر برہنہ یا نیم برہنہ تصاویر بنانا یا شیئر کرنا، خاص طور پر بات چیت کے گروپوں میں، اور ایسے لوگوں کو بدسلوکی پر مبنی تصاویر یا فحش مواد بھیجنا شامل ہو سکتی ہیں جو ایسا مواد وصول نہیں کرنا چاہتے۔

24. **تمام صورتوں میں، اگر عملہ کو اس حوالے سے مکمل معلومات نہ ہوں تو، انہیں ہمیشہ نامزد حفاظتی سربراہ (یا نائب) سے بات کرنی چاہئے۔**

بدسلوکی اور نظراندازی کی علامات

25. **بدسلوکی**: بچے کے ساتھ برے برتاؤ کی ایک شکل۔ کوئی شخص بچے کو ایذا دے کر یا اسے ایذا سے محفوظ نہ رکھ سکنے کی شکل میں بدسلوکی یا نظراندازی کا مرتکب ہوسکتا ہے۔ نقصان میں ایسا برا سلوک شامل ہو سکتا ہے جو جسمانی نہیں ہے اور ساتھ ہی دوسروں کے ساتھ برا سلوک دیکھنے کے اثرات بھی شامل ہو سکتے ہیں۔ یہ خاص طور پر متعلقہ ہو سکتا ہے، مثال کے طور پر، ہر قسم کی گھریلو زیادتی زیادتی کا بچوں پر پڑنے والے اثرات کے سلسلے میں، بشمول ان جھگوں پر جہاں وہ اس کے اثرات کو دیکھتے، سنتے یا تجربہ کرتے ہیں۔ بچوں کے ساتھ فیملی میں یا اپنی جان پہچان کے لوگوں کی جانب سے، یا شاذو نادر دوسروں کی جانب سے، قائم کردہ کسی ادارے یا کمیونٹی میں بدسلوکی کی جاسکتی ہے۔ بدسلوکی مکمل طور پر آن لائن بھی ہوسکتی ہے، یا آف لائن بدسلوکی کے لیے ٹیکنالوجی استعمال کی جاسکتی ہے۔ بچوں کے ساتھ بدسلوکی کسی بالغ فرد یا افراد یا کسی دوسرے بچے یا بچوں کی جانب سے کی جاسکتی ہے۔ بچے خاندان کے دوسرے افراد کو بھی نقصان پہنچا سکتے ہیں، جسے اکثر بچے کی جانب سے والدین یا نگہداشت کرنے والے کے ساتھ

بدسلوکی کہا جاتا ہے۔

26. **جسمانی بدسلوکی:** بدسلوکی کی ایک ایسی شکل جس میں مارنا، جھنجھوڑنا، پھینکنا، زہر دینا، جلانا یا گرم پانی ڈالنا، ڈبونا، گلا دبانا یا کسی اور طرح بچے کے ساتھ جسمانی بدسلوکی کرنا شامل ہے۔ جسمانی بدسلوکی اس صورت میں بھی جنم لیتی ہے جب والد/والدہ یا نگہداشت پر مامور فرد بچے میں کسی بیماری کی علامات پیدا کریں، یا جان بوجھ کر اس مرض کا موجب بنیں۔

27. **جذباتی بدسلوکی:** بچے کے ساتھ مسلسل ایسا جذباتی ناروا سلوک جس سے اس کی جذباتی نشوونما پر شدید اور منفی اثر پڑے۔ اس میں بچے کو یہ احساس دلانا شامل ہو سکتا ہے کہ وہ بے وقعت ہے، اسے محبت نہیں ملتی، وہ ناکافی ہے، یا اس کی قدر صرف اسی وقت کی جاتی ہے جب وہ کسی دوسرے شخص کی ضروریات پوری کرے۔ اس میں زبانی بدسلوکی بھی شامل ہو سکتی ہے، جیسے مسلسل تنقید کرنا، حقیر سمجھنا یا بُرے ناموں سے پکارنا۔ اسی طرح بچے کو اپنی رائے ظاہر کرنے کا موقع نہ دینا، جان بوجھ کر اسے خاموش کرانا، یا اس کی باتوں یا بات کرنے کے انداز کا مذاق اڑانا بھی اس میں شامل ہو سکتا ہے۔ بچوں سے ان کی عمر یا نشوونما کے لحاظ سے نامناسب توقعات رکھنا بھی جذباتی بدسلوکی کی ایک صورت ہو سکتی ہے۔ اس میں بچے سے ایسی بات چیت یا رویّے کی توقع کرنا شامل ہو سکتا ہے جو اس کی نشوونما کی صلاحیت سے زیادہ ہو، نیز حد سے زیادہ حفاظت کرنا، اسے چیزیں دریافت کرنے اور سیکھنے سے روکنا، یا معمول کی سماجی سرگرمیوں میں حصہ لینے سے محروم کرنا بھی شامل ہو سکتا ہے۔ اس میں کسی دوسرے شخص کے ساتھ بدسلوکی ہوتے ہوئے دیکھنا یا سننا بھی شامل ہو سکتا ہے۔ اس میں شدید دھونس اور ہراسانی، بشمول آن لائن ہراسانی، شامل ہو سکتی ہے جس کے باعث بچہ بار بار خوف یا خطرے میں محسوس کرے، یا بچوں کا استحصال یا انہیں بگاڑنے کی کوشش کی جائے۔ بچے کے ساتھ ہر قسم کے ناروا سلوک میں کسی نہ کسی حد تک جذباتی بدسلوکی شامل ہوتی ہے، اگرچہ یہ اکیلے بھی ہو سکتی ہے۔

28. **جنسی بدسلوکی:** اس میں کسی بچے کو جنسی سرگرمیوں میں حصہ لینے پر مجبور کرنا، اس کا سبب بننا یا اسے اس پر آمادہ کرنا شامل ہے۔ اس میں لازماً تشدد شامل ہونا ضروری نہیں، اور یہ اس بات سے قطع نظر ہے کہ بچہ جانتا ہے یا نہیں کہ کیا ہو رہا ہے۔ ان سرگرمیوں میں جسمانی رابطہ شامل ہو سکتا ہے، جیسے جسم کے کسی حصے یا کسی چیز کے ذریعے جسم میں داخل ہونے والے افعال، مثلاً عصمت دری یا اس طرح کا حملہ، نیز ایسے افعال جن میں جسم میں داخل ہونا شامل نہ ہو، جیسے خود لذتی، بوسہ لینا، جسم کو رگڑنا، اور کپڑوں کے اوپر سے چھونا۔ جنسی بدسلوکی میں ایسے افعال بھی شامل ہو سکتے ہیں جن میں جسمانی رابطہ نہ ہو، مثلاً بچوں کو جنسی تصاویر دیکھنے یا ایسی تصاویر بنانے میں شامل کرنا، جنسی سرگرمیاں دکھانا، بچوں کو جنسی طور پر نامناسب رویّہ اختیار کرنے کی ترغیب دینا، یا بچے کو بدسلوکی کے مقصد سے آہستہ آہستہ تیار کرنا اور اس کا اعتماد حاصل کرنا۔ جنسی بدسلوکی آن لائن اور براہِ راست دونوں صورتوں میں ہو سکتی ہے، اور برقی ذرائع کو براہِ راست ہونے والی بدسلوکی میں سہولت دینے کے لیے بھی استعمال کیا جا سکتا ہے۔ جنسی بدسلوکی صرف بالغ مرد ہی نہیں کرتے۔ عورتیں بھی جنسی بدسلوکی کر سکتی ہیں، اور دوسرے بچے بھی ایسا کر سکتے ہیں۔ بچوں کے ساتھ جنسی بدسلوکی خاندان کے اندر، کسی ادارے میں یا معاشرے کے کسی ماحول میں ہو سکتی ہے، اور زیادہ امکان یہ ہوتا ہے کہ بچہ بدسلوکی کرنے والے شخص کو جانتا ہو۔ دوسرے بچوں کی جانب سے بچوں کے ساتھ جنسی بدسلوکی، تعلیمی ماحول میں بچوں کے تحفظ سے متعلق ایک خاص مسئلہ ہے، اور تمام عملے کو اس کے بارے میں، نیز اس سے نمٹنے کے لیے اپنے اسکول یا کالج کی پالیسی اور طریقۂ کار سے آگاہ ہونا چاہیے۔ 13 سال سے کم عمر بچوں سے متعلق مخصوص جرائم موجود ہیں، کیونکہ 13 سال سے کم عمر بچہ کبھی بھی جنسی سرگرمی کے لیے قانونی طور پر درست رضامندی نہیں دے سکتا۔ اس کے علاوہ ایسے مخصوص جرائم بھی مقرر ہیں جو واضح کرتے ہیں کہ 16 سال سے کم عمر بچے کے ساتھ جنسی سرگرمی کرنا جرم ہے، چاہے بچے نے اس سرگرمی کے لیے رضامندی ظاہر کی ہو۔

29. **نظراندازی:** بچے کی بنیادی جسمانی اور/یا نفسیاتی ضروریات کو پورا کرنے میں مسلسل ناکامی، بچے کی صحت یا نشوونما میں شدید نقائص کا باعث بن سکتی ہے۔ نظرانداز کیے جانے کا یہ عمل حمل کے

دوران بھی ہوسکتا ہے، مثلاً، ماں کی جانب سے ادویائی عناصر کا بے جا استعمال کرنا۔ جب بچہ پیدا ہوجائے، تو نظراندازی کا عمل والد / والدہ یا نگہداشت پر مامور فرد کی جانب سے رونما ہوسکتا ہے، جیسے کہ مناسب غذا، لباس اور پناہ گاہ (بشمول گھر سے اخراج یا علیحدگی) کی فراہمی؛ بچے کو جسمانی اور جذباتی نقصان یا خطرے سے محفوظ رکھنے؛ مناسب نگرانی کو یقینی بنانے میں ناکامی (بشمول نگہداشت کے لیے غیر موزوں افراد کا استعمال)؛ یا مناسب طبی نگہداشت یا علاج تک رسائی کو یقینی بنانے میں ناکامی۔ اس میں بچے کی بنیادی جذباتی ضروریات سے نظراندازی یا ردعمل ظاہر نہ کرنا بھی شامل ہے۔

تحفظ کے مسائل

30. تمام عملے کو بچوں کے تحفظ سے متعلق ایسے مسائل سے آگاہ ہونا چاہیے جو اکثر ایک دوسرے سے جڑے ہوتے ہیں اور بچوں کو نقصان کے خطرے میں ڈال سکتے ہیں۔ ان میں درج ذیل مسائل شامل ہیں، لیکن یہ فہرست صرف انہی تک محدود نہیں ہے۔ درج ذیل رویّے اور علامات اس بات کی نشاندہی کر سکتے ہیں کہ بچے خطرے میں ہیں:

- منشیات کا استعمال اور/یا شراب کا غلط استعمال،
- تعلیم سے ایسی غیر حاضری جس کی کوئی واضح وجہ نہ ہو اور/یا جو مسلسل جاری رہے،
- سنگین تشدد، جرائم کے لیے استحصال، بشمول وہ استحصال جو دوسرے علاقوں میں منشیات یا جرائم کے لیے بچوں کے استعمال سے منسلک ہو، انتہا پسندانہ سوچ کی طرف مائل کیا جانا، اور
- رضامندی کے ساتھ یا رضامندی کے بغیر برہنہ یا نیم برہنہ تصاویر بنانا یا شیئر کرنا۔

بچوں کے تحفظ سے متعلق ان مسائل کے بارے میں مزید معلومات، اور بچوں کے تحفظ سے متعلق دیگر مسائل کی معلومات، ضمیمہ A میں شامل ہیں۔

بچوں کی جانب سے دوسرے بچوں کے ساتھ بدسلوکی (بشمول ہراسانی اور تشدد)

31. **تمام** عملہ کو اس بات سے آگاہ ہونا چاہیے کہ بچے دوسرے بچوں کے ساتھ بدسلوکی کر سکتے ہیں (اکثر اسے بچوں کی آپسی بدسلوکی کہا جاتا ہے)، اور یہ اسکول یا کالج کے اندر اور باہر اور آن لائن دونوں جگہ ہو سکتا ہے۔ بچوں کی آپسی بدسلوکی سے متعلق **تمام** عملہ کو اسکول یا کالج کی پالیسی اور طریقہ کار کے بارے میں واضح ہونا چاہیے اور یہ بھی معلوم ہونا چاہیے کہ ان کے خیال میں جہاں بچہ اس خطرے سے دوچار ہو سکتا ہے وہاں اس کی روک تھام میں ان کا کردار اہمیت کا حامل ہے۔

32. تمام عملے کو یہ سمجھنا چاہیے کہ نسل پرستی، مذہب کو نشانہ بنا کر کی جانے والی بدسلوکی، اور امتیازی سلوک کی دیگر صورتیں بچے کی فلاح و بہبود، ذہنی سکون اور خود کو محفوظ محسوس کرنے پر نمایاں اثر ڈال سکتی ہیں، اور جہاں مناسب ہو انہیں بچوں کے تحفظ سے متعلق طریقۂ کار میں مدِنظر رکھا جانا چاہیے۔

33. **تمام** عملے کو یہ سمجھنا چاہیے کہ اگر ان کے اسکول یا کالج میں ایسے واقعات کی کوئی اطلاع موصول نہیں ہوئی، تو اس کا یہ مطلب نہیں کہ ایسے واقعات ہو نہیں رہے۔ ممکن ہے کہ بدسلوکی کی اطلاع ہی نہ دی جا رہی ہو۔ اس لیے جب بھی عملے کو بچوں کی جانب سے دوسرے بچوں کے ساتھ بدسلوکی کے بارے میں **کوئی** تشویش ہو (خواہ یہ خیال ہو کہ یہ واقعہ ادارے کے اندر پیش آیا ہے یا باہر)، تو انہیں بچوں کے تحفظ کے لیے مقررہ ذمہ دار شخص (یا اس کے نائب) سے بات کرنی چاہیے۔ اس کے ساتھ ساتھ، اسکولوں کو یہ بھی کوشش کرنی چاہیے کہ وہ اس بات پر نظر رکھیں کہ اسکول کے دن کے دوران کن اوقات میں بچوں کو سب سے زیادہ خطرہ ہو سکتا ہے (مثلاً اسکول ختم ہونے کے فوراً بعد)۔

34. یہ ضروری ہے کہ **تمام** عملہ بچوں کے درمیان نامناسب برتاؤ کو چیلنج کرنے کی اہمیت کو سمجھتا ہو، جو کہ اصلاً بدسلوکی ہیں۔ اس کی مثالیں ذیل میں درج ہیں۔ کچھ طرز عمل کی نفی کرنا، مثال کے طور پر جنسی ہراسانی کو "صرف ہنسی مذاق"، "صرف ہنسنا"، "بالغ ہونے کا حصہ" یا "بحیثیت لڑکا ہونا" کو ناقابل قبول طرز عمل، بچوں کے لیے غیر محفوظ ماحول اور بدترین حالات ایک ایسی ثقافت جو زیادتی کو معمول بناتی ہے جس کی وجہ سے بچے اسے معمول کے طور پر قبول کرتے ہیں اور اس کی اطلاع دینے کے لیے آگے نہیں آتے ہیں۔

35. **تمام** عملے کو یہ معلوم ہونا چاہیے کہ بچوں کی جانب سے دوسرے بچوں کے ساتھ بدسلوکی، متاثرہ بچے اور مبینہ طور پر بدسلوکی کرنے والے بچے، دونوں کے تحفظ سے متعلق مسئلہ ہے۔

36. خدشات کا جواب دینے کا طریقہ جاننے کے ساتھ ساتھ، تمام عملے کو یہ بھی معلوم ہونا چاہیے کہ بچوں کی جانب سے دوسرے بچوں کے ساتھ بدسلوکی کو روکا جا سکتا ہے۔ خطرے سے متعلق رویّوں اور علامات کو ابتدائی مرحلے میں پہچاننے کے ساتھ ساتھ، عملے کو یہ بھی معلوم ہونا چاہیے کہ بروقت اور شواہد پر مبنی مدد بچوں کو آگے چل کر بدسلوکی یا تشدد کرنے سے روکنے میں اہم کردار ادا کر سکتی ہے۔

37. بچوں کی آپسی بدسلوکی میں بہت ممکن ہے کہ درج ذیل افعال، بلا تحدید، شامل ہوں:

- غنڈہ گردی (بشمول سائبر غنڈہ گردی، تعصب پر مبنی اور امتیازی غنڈہ گردی)
- امتیازی سلوک پر مبنی رویّہ، بشمول نسل پرستی، مذہب کو نشانہ بنا کر کی جانے والی بدسلوکی، اور تعصب پر مبنی دیگر واقعات،
- بچوں کے درمیان گہرے ذاتی تعلقات میں بدسلوکی (بعض اوقات 'نوعمر تعلقات کا غلط استعمال' کے نام سے جانا جاتا ہے)
- جسمانی زیادتی جیسے مارنا، لات مارنا، جھنجھوڑنا، دانت کاٹنا، بال کھینچنا، یا کسی اور طریقے سے جسمانی اذیت پہنچانا (اس میں ایک ایسا آن لائن عنصر شامل ہو سکتا ہے جو جسمانی زیادتی کی سہولت، دھمکی اور/یا حوصلہ افزائی کرتا ہو)
- سنگین جسمانی حملہ اور نقصان، یا کسی ہتھیار کے ذریعے نقصان پہنچانے کی دھمکی،
- جنسی زیادتی[7] جیسے عصمت دری، دخول کے ذریعہ تشدد کرنا اور جنسی حملہ؛ (اس میں ایک ایسا آن لائن عنصر شامل ہو سکتا ہے جو جسمانی زیادتی کی سہولت، دھمکی اور/یا حوصلہ افزائی کرتا ہو)
- جنسی ہراسانی[8] جیسے جنسی تبصرے، تصریحات، لطیفے اور آن لائن جنسی ہراسانی، جو مستقل یا زیادتی کے وسیع تر عمل کا حصہ ہو سکتی ہے
- کسی کو رضامندی کے بغیر جنسی سرگرمیوں میں مشغول کرنے کا سبب بننا، جیسے کسی کو زبردستی ننگا کر دینا، انہیں شہوت کے ساتھ چھونا، یا کسی تیسرے فریق کے ساتھ جنسی سرگرمی میں مشغول ہونا
- رضامندی کے ساتھ یا رضامندی کے بغیر برہنہ اور نیم برہنہ تصاویر بنانا یا شیئر کرنا[9]،
- اسکرٹ اٹھانا [10] جس میں عام طور پر کسی شخص کی اجازت کے بغیر، اس کی شرمگاہوں یا سرین کو دیکھنے کے ارادے سے، لباس کے نیچے سے تصویر کھینچنا شامل ہوتا ہے، تاکہ اس کے جنسی اعضاء کو دیکھ کر تسکین حاصل کی جائے، متاثرہ فرد کو تذلیل، تکلیف یا بے چینی کا نشانہ بنایا

---

7 مزید معلومات کے لیے جنسی تشدد سے متعلق حصہ پنجم دیکھیں۔
8 جنسی ہراسانی کے بارے میں مزید معلومات کے لیے حصہ پنجم دیکھیں۔
9 UKCIS کی رہنمائی: تعلیمی اداروں کے لیے برہنہ اور نیم برہنہ تصاویر شیئر کرنے سے متعلق مشورہ
10 مزید معلومات کے لیے 'کپڑوں کے نیچے سے خفیہ تصویر لینا' سے متعلق ضمیمہ A دیکھیں۔

جائے، اور

- ابتدائی/پریشان کن قسم کے تشدد اور رسومات (اس میں ہراسانی، زیادتی یا تذلیل کی سرگرمیاں شامل ہو سکتی ہیں جو کسی شخص کو گروپ میں شامل کرنے کے طریقے کے طور پر استعمال ہوتی ہیں اور اس میں آن لائن عنصر بھی شامل ہو سکتا ہے)۔

بچوں کا مجرمانہ استحصال (CCE) اور بچوں کا جنسی استحصال(CSE)

38. CCE اور CSE دونوں بدسلوکی کی ایسی صورتیں ہیں جن میں کوئی فرد یا گروہ طاقت کے عدم توازن سے فائدہ اٹھا کر بچے کو مجبور کرتا ہے، بہکاتا ہے یا دھوکا دیتا ہے تاکہ وہ مجرمانہ یا جنسی سرگرمی میں حصہ لے۔ اس میں متاثرہ بچے کی کسی ضرورت یا خواہش کے بدلے کوئی چیز دینا، اور/یا بدسلوکی کرنے والے یا اس میں سہولت فراہم کرنے والے شخص کو مالی فائدہ پہنچانا یا اس کی حیثیت بڑھانا، اور/یا تشدد یا تشدد کی دھمکی دینا شامل ہو سکتا ہے۔ یہ کام کسی منظم گروہ یا جتھے کی جانب سے کیا جا سکتا ہے یا اس میں سہولت فراہم کی جا سکتی ہے، اور متاثرہ بچہ خود کو اس گروہ کا حصہ بھی سمجھ سکتا ہے۔ CCE اور CSE لڑکوں اور لڑکیوں دونوں کو متاثر کر سکتے ہیں، اور اس میں ایسے بچے بھی شامل ہو سکتے ہیں جنہیں استحصال کے مقصد سے ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کیا گیا ہو، جسے عام طور پر انسانی اسمگلنگ کہا جاتا ہے۔ یہ جدید غلامی کے زمرے میں آ سکتا ہے، اور اس بارے میں مزید معلومات جدید غلامی سے متعلق قانونی رہنمائی میں دستیاب ہیں۔ اس رہنمائی کے مطابق، جہاں CCE یا CSE کے کسی ممکنہ متاثرہ بچے کی شناخت ہو، وہاں بچوں کے تحفظ اور جدید غلامی سے متعلق مناسب حوالہ مکمل کیا جانا چاہیے۔

بچوں کا مجرمانہ استحصال (CCE) [11]

39. CCE کی کچھ مخصوص صورتوں میں بچوں کو زبردستی یا بہلا پھسلا کر مختلف علاقوں کے درمیان منشیات یا رقم پہنچانے کے لیے استعمال کرنا [12]، بھنگ کی فیکٹریوں میں کام کرنا، دکان سے چوری کرنا یا جیب تراشی شامل ہیں۔ انہیں زبردستی یا ساز باز کر کے گاڑی کے جرائم کا ارتکاب یا دوسروں کو سنگین تشدد کی دھمکی/ارتکاب کرنے پر مجبور کیا جا سکتا ہے۔

40. بچے اس قسم کے استحصال میں پھنس سکتے ہیں، کیونکہ استحصال کرنے والے متاثرہ بچوں اور ان کے خاندانوں کو تشدد کی دھمکیاں دے سکتے ہیں، یا انہیں جال میں پھنسا کر اور مجبور کر کے قرض میں ڈال سکتے ہیں۔ بچوں کو چاقو جیسے ہتھیار اپنے پاس رکھنے پر مجبور کیا جا سکتا ہے، یا وہ دوسروں سے نقصان سے بچنے کے احساس کے لیے خود چاقو رکھنا شروع کر سکتے ہیں۔ جن بچوں کا جرائم کے لیے استحصال کیا جاتا ہے، بالغوں اور متعلقہ پیشہ ور افراد کو ان کی کمزوریوں کو پہچاننا چاہیے، خاص طور پر بڑی عمر کے بچوں کی، اور ان کے ساتھ متاثرہ افراد کے طور پر برتاؤ کرنا چاہیے۔ کوئی بچہ استحصال، بدسلوکی یا استحصال کے مقصد سے ایک جگہ سے دوسری جگہ لے جائے جانے کے لیے رضامندی نہیں دے سکتا، اور ممکن ہے کہ اسے خود بھی یہ احساس نہ ہو کہ اس کے ساتھ ایسا ہو رہا ہے۔

41. یہ نوٹ کرنا ضروری ہے کہ جن لڑکیوں کا مجرمانہ استحصال کیا جاتا ہے ان کا تجربہ لڑکوں سے بہت مختلف ہوسکتا ہے۔ اشارے ایک جیسے نہیں ہو سکتے ہیں، تاہم پیشہ ور افراد کو واقف ہونا چاہیے کہ لڑکیوں کو بھی مجرمانہ استحصال کا خطرہ ہے۔ یہ نوٹ کرنا بھی ضروری ہے کہ جو لڑکے اور لڑکیاں دونوں مجرمانہ استحصال کا شکار ہو سکتے ہیں انہیں جنسی استحصال کا زیادہ خطرہ ہو سکتا ہے۔

---

11 CCE کی تعریف کے بارے میں معلومات کے لیے [وزارتِ داخلہ کی سنگین تشدد سے متعلق حکمتِ عملی](#) کے صفحہ 48 کو دیکھیں۔

12 ’کاؤنٹی لائنز‘ ایک ایسی اصطلاح ہے جو ان گروہوں اور منظم جرائم پیشہ نیٹ ورکس کے لیے استعمال ہوتی ہے جو مخصوص موبائل فون لائنوں یا منشیات کی خرید و فروخت کے لیے استعمال ہونے والی کسی دوسری رابطہ لائن کے ذریعے غیر قانونی منشیات ایک علاقے سے دوسرے علاقے میں پہنچاتے ہیں۔ وزارتِ داخلہ کی ’کاؤنٹی لائنز‘ سے متعلق ہدایات کا لنک صفحہ 171 پر سنگین تشدد سے متعلق معلومات میں دیا گیا ہے۔

بچوں کا جنسی استحصال (CSE)

42. CSE بچوں کے ساتھ جنسی بدسلوکی کی ایک صورت ہے۔ جنسی بدسلوکی میں جسمانی رابطہ شامل ہو سکتا ہے، جس میں جسم میں داخل ہونے کے ذریعے حملہ شامل ہے (مثلاً عصمت دری یا کسی چیز کے ذریعے جسم میں داخل ہونا)، یا ایسے افعال جن میں جسم میں داخل ہونا شامل نہ ہو، جیسے خود لذتی، بوسہ لینا، جسم کو رگڑنا، اور کپڑوں کے اوپر سے چھونا۔ اس میں ایسے افعال بھی شامل ہو سکتے ہیں جن میں جسمانی رابطہ نہ ہو، مثلاً بچوں کو جنسی تصاویر بنانے میں شامل کرنا، بچوں کو جنسی تصاویر دیکھنے یا جنسی سرگرمیاں دیکھنے پر مجبور کرنا، بچوں کو جنسی طور پر نامناسب رویّہ اختیار کرنے کی ترغیب دینا، یا بدسلوکی کی تیاری کے لیے بچے کا اعتماد حاصل کرنا، بشمول انٹرنیٹ کے ذریعے۔

43. CSE وقت گزرنے کے ساتھ ہو سکتا ہے یا ایک بار واقع ہو سکتا ہے، اور بچے کے فوری علم کے بغیر ہو سکتا ہے جیسے، دوسروں کے ذریعہ ان کی ویڈیوز یا تصاویر سوشل میڈیا پر شیئر کرنا۔

44. CSE کسی بھی ایسے بچے کو متاثر کر سکتا ہے جسے جنسی سرگرمیوں میں شامل ہونے پر مجبور کیا گیا ہو۔ اس میں 16 اور 17 سال کی عمر کے وہ نوجوان بھی شامل ہیں جو قانونی طور پر جنسی تعلق کے لیے رضامندی دے سکتے ہیں۔ یہ استحصال کسی ایک فرد یا کسی منظم نیٹ ورک کی جانب سے کیا جا سکتا ہے[13]، اور زیادہ تر جنسی بدسلوکی ایسے افراد کی جانب سے کی جاتی ہے جنہیں متاثرہ بچہ پہلے سے جانتا ہو۔ کچھ بچوں کو یہ احساس نہیں ہوتا کہ ان کا استحصال کیا جا رہا ہے اور وہ یہ سمجھ سکتے ہیں کہ وہ کسی حقیقی محبت بھرے تعلق میں ہیں۔ CCE کی طرح، متاثرہ بچوں کو ہمیشہ متاثرہ شخص کے طور پر پہچانا نہیں جاتا اور انہیں ایسے کاموں پر مجرم بھی ٹھہرایا جا سکتا ہے جو انہوں نے دباؤ یا مجبوری کے تحت کیے ہوں۔ یہ اب بھی ایک اہم تشویش ہے، کیونکہ متعلقہ پیشہ ور افراد کو ایسے معاملات مسلسل سامنے آتے ہیں جن میں بچوں کو بہکایا جاتا ہے، بدسلوکی کے لیے تیار کیا جاتا ہے اور ان کا استحصال کیا جاتا ہے، جبکہ وہ خود پوری طرح یہ نہیں سمجھ پاتے کہ ان کے ساتھ کس نوعیت کی بدسلوکی ہو رہی ہے۔

گھریلو زیادتی

45. گھریلو زیادتی برتاؤ کے ایک وسیع سلسلے پر محیط ہو سکتی ہے اور یہ ایک واقعہ یا واقعات کا نمونہ ہو سکتی ہے۔ یہ زیادتی بلا تحدید نفسیاتی، جسمانی، جنسی، مالی یا جذباتی ہو سکتی ہے۔ بچے گھریلو زیادتی کا شکار ہو سکتے ہیں۔ وہ گھر میں زیادتی کے اثرات کو دیکھ اور سن سکتے ہیں یا تجربہ کر سکتے ہیں اور/یا اپنے ہی قریبی تعلقات (نوعمروں کے ساتھ بدسلوکی) میں گھریلو زیادتی کا شکار ہو سکتے ہیں۔ ان سب کا ان کی صحت، فلاح و بہبود اور سیکھنے کی صلاحیت پر نقصان دہ اور طویل مدتی اثر پڑ سکتا ہے۔

خواتین کے جنسی اعضاء کو کاٹنا (FGM)

46. جب تک کہ **تمام** عملے کو خواتین کے جنسی اعضاء کی قطع و برید (FGM) کے بارے میں کسی بھی تشویش کے سلسلے میں نامزد حفاظتی رہنما (یا نائب) سے بات کرنی چاہیے، **اساتذہ پر** ایک مخصوص **قانونی فرض** ہے[14]۔ اگر کسی استاد کو، پیشے میں اپنے کام کے دوران، پتہ چلتا ہے کہ 18 سال سے کم عمر کی لڑکی پر FGM کا کوئی عمل کیا گیا ہے، تو استاد کو اس کی اطلاع پولیس کو **ضرور** کرنی چاہیے۔ مزید معلومات کے لئے صفحہ

[13] بچوں کے جنسی استحصال سے متعلق آزادانہ تحقیقات کے مطابق: منظم نیٹ ورک سے مراد دو یا دو سے زیادہ ایسے افراد ہیں، خواہ ان کی شناخت ہوئی ہو یا نہ ہوئی ہو، جو ایک دوسرے کو جانتے ہوں یا ایک دوسرے سے وابستہ ہوں، اور جن کے بارے میں معلوم ہو کہ وہ بچوں کے جنسی استحصال میں ملوث ہیں یا اس میں سہولت فراہم کرتے ہیں۔ بچوں کے جنسی استحصال میں ملوث ہونے میں بچوں کو استحصال کے مقصد سے دوسرے افراد سے ملوانا، کسی بچے کو جنسی استحصال کے مقصد سے ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کرنا، بچے کے ساتھ جنسی سرگرمی کے بدلے رقم وصول کرنا، یا اپنی جائیداد کو بچے کے ساتھ جنسی سرگرمیوں کے لیے استعمال ہونے دینا شامل ہے۔

[14] خواتین کے ختنے کے قانون 2003 کی دفعہ 5B(11) (a) کے تحت، انگلینڈ کے حوالے سے "استاد" سے مراد تعلیمی قانون 2002 کی دفعہ 141A(1) میں شامل ایسا شخص ہے جو انگلینڈ کے اسکولوں اور دیگر اداروں میں تدریسی کام انجام دینے کے لیے ملازم ہو یا جس کی خدمات حاصل کی گئی ہوں۔

176 دیکھیں۔

دماغی صحت

47. **تمام** عملے کو اس بات سے آگاہ ہونا چاہیے کہ بعض صورتوں میں ذہنی صحت کے مسائل بچوں کے تحفظ سے متعلق خدشات کی صورت اختیار کر سکتے ہیں۔ اس میں خود کو نقصان پہنچانا، خودکشی کے خیالات یا خودکشی کا خطرہ شامل ہو سکتا ہے۔ یہ اس بات کی علامت بھی ہو سکتے ہیں کہ بچہ بدسلوکی، غفلت یا استحصال کا شکار ہو چکا ہے یا اس کے خطرے میں ہے۔

48. ذہنی صحت کے کسی مسئلے کی تشخیص **صرف** مناسب تربیت یافتہ پیشہ ور افراد کو کرنی چاہیے۔ تاہم، تعلیمی عملہ روزانہ بچوں کو دیکھنے اور ایسے بچوں کی شناخت کرنے کی اچھی حالت میں ہوتا ہے جن کے رویّے سے ظاہر ہو کہ وہ ذہنی صحت کے کسی مسئلے کا سامنا کر رہے ہیں یا مستقبل میں ایسے مسئلے کے خطرے میں ہو سکتے ہیں۔ اگر کوئی بچہ اپنی ذہنی صحت کے حوالے سے مشکلات کا سامنا کر رہا ہو، خود کو نقصان پہنچا رہا ہو، کھانے پینے سے متعلق ذہنی عارضے کا شکار ہو، یا خودکشی کے خیالات رکھتا ہو اور اپنی زندگی ختم کرنے کے منصوبے بنا رہا ہو، تو عموماً کچھ ممکنہ انتباہی علامات موجود ہوتی ہیں جنہیں تعلیمی عملہ پہچاننے کی اچھی حالت میں ہوتا ہے۔

ان علامات میں درج ذیل شامل ہو سکتی ہیں:

- رویّے میں نمایاں تبدیلیاں،
- مسلسل نیند کی دشواری،
- سماجی میل جول سے کنارہ کشی اختیار کرنا،
- وہ کام نہ کرنا چاہنا جو بچہ عام طور پر پسند کرتا ہو، اور
- خود کو نقصان پہنچانے یا اپنی دیکھ بھال نہ کرنے کی جسمانی علامات۔

49. ہر وہ بچہ جس میں یہ رویّے نظر آئیں، ضروری نہیں کہ وہ خودکشی کے بارے میں سوچ رہا ہو یا اسے ذہنی صحت کا کوئی مسئلہ ہو۔ تاہم، ان اور دیگر ممکنہ انتباہی علامات کی شناخت کر کے تعلیمی عملہ ایسے بچوں کو پہچان سکتا ہے جو اپنی ذہنی صحت کے حوالے سے مشکلات کا سامنا کر رہے ہوں اور خودکشی کے بارے میں سوچ رہے ہوں، اور انہیں مدد اور نہایت اہم ابتدائی مداخلت فراہم کر سکتا ہے۔ اسکولوں اور کالجوں کو یہ یقینی بنانا چاہیے کہ ان کی جانب سے فراہم کی جانے والی کوئی بھی مداخلت شواہد کی بنیاد پر محفوظ اور مؤثر ثابت شدہ ہو اور بچے کی ضرورت اور تعلیمی مرحلے کے مطابق ہو۔

50. اگر عملے کو کسی بچے کی ذہنی صحت کے بارے میں ایسا خدشہ ہو جو بچوں کے تحفظ سے بھی متعلق ہو، تو انہیں اپنے ادارے کی بچوں کے تحفظ کی پالیسی پر عمل کرنا چاہیے اور بچوں کے تحفظ کے لیے مقررہ ذمہ دار شخص یا اس کے نائب سے بات کرنی چاہیے۔ اگر عملے کو محسوس ہو کہ کوئی بچہ خطرے میں ہے، تو انہیں 999 پر کال کرنی چاہیے یا والدین، نگہداشت کرنے والے یا کسی دوسرے مناسب شخص کے ذریعے بچے کو فوراً A&E لے جانے کا انتظام کرنا چاہیے۔ اگر کسی بچے کو اپنی ذہنی صحت کے لیے فوری مدد درکار ہو لیکن صورتِ حال ہنگامی نہ ہو، تو عملہ NHS 111 سے آن لائن مدد حاصل کر سکتا ہے یا 111 پر کال کر کے ذہنی صحت کا اختیار منتخب کر سکتا ہے۔

سنگین تشدد

51. سنگین تشدد بچوں کے تحفظ سے متعلق ایک مسلسل تشویش ہے۔ اس میں جسمانی حملہ، ہتھیار اپنے پاس رکھنا، ہتھیار سے دھمکی دینا یا ہتھیار استعمال کرنا شامل ہو سکتا ہے، اور یہ اکثر ہم عمر ساتھیوں کے درمیان تنازع یا دھونس کے حالات میں پیش آتا ہے۔ اس کا تعلق جرائم کے لیے استحصال سے بھی ہو سکتا ہے۔ اگر عملے کو کسی بچے کے ہتھیار رکھنے یا استعمال کرنے، یا ایسا کرنے کا ارادہ ظاہر کرنے کے بارے میں کوئی تشویش ہو، تو انہیں بچوں کے تحفظ کے لیے مقررہ ذمہ دار شخص یا اس کے نائب کو اس کی اطلاع دینی چاہیے۔ بچوں کے تحفظ کے لیے مقررہ ذمہ دار شخص کو متعلقہ طالب علم اور اسکول میں موجود دوسرے لوگوں، دونوں کو لاحق خطرے کا جائزہ لینا چاہیے، اس سلسلے میں موجود دیگر معلومات یا خدشات کو بھی مدِنظر رکھنا چاہیے، اور مناسب کارروائی کرنی چاہیے۔ خطرے کی نوعیت کے مطابق، انہیں حفاظت اور مدد کا منصوبہ بنانا چاہیے، اور جہاں مناسب ہو، ہم عمر ساتھیوں کے درمیان تنازع کو کم کرنے کے لیے اقدامات پر بھی غور کرنا چاہیے۔

52. اسکول بچوں کو تشدد سے بچانے، متاثرہ بچوں کے تحفظ، اور ایسے بچوں کی حفاظت میں اہم کردار ادا کرتے ہیں جنہیں تشدد کا خطرہ ہو یا جو تشدد کرنے میں ملوث ہوں (اور ممکن ہے کہ وہ خود بھی متاثرہ ہوں)۔ عملے کو ان علامات پر نظر رکھنی چاہیے جو ظاہر کریں کہ کوئی بچہ سنگین تشدد کے خطرے میں ہے یا اس میں ملوث ہے۔ یہ خطرات ان بچوں میں زیادہ ہو سکتے ہیں جن کی تعلیم میں خلل پڑا ہو، مثلاً عارضی معطلی، مستقل طور پر اسکول سے نکالا جانا، یا متبادل تعلیمی انتظام میں وقت گزارنا، یا جن کا پہلے جرائم میں ملوث رہنے کا سابقہ ہو۔ اسکولوں کو یہ بھی کوشش کرنی چاہیے کہ وہ اس بات سے آگاہ رہیں کہ اسکول کے دن کے آس پاس کن اوقات میں بچوں کو سب سے زیادہ خطرہ ہو سکتا ہے (مثلاً اسکول ختم ہونے کے فوراً بعد)۔ سنگین تشدد سے متعلق علامات، خطرے کے عوامل اور حفاظتی اقدامات کے بارے میں مزید معلومات ضمیمہ A میں دی گئی ہیں۔

53. ایسے بچوں کو جنہیں خطرے میں سمجھا جاتا ہے، جلد اور شواہد پر مبنی مدد فراہم کرنا، اور ایسے اہم مواقع پر مدد دینا جب خدشات سامنے آئیں، نہایت ضروری ہے۔ اس میں قابلِ اعتماد بالغ افراد تک رسائی، سماجی اور جذباتی صلاحیتوں کے لیے مدد، اور جہاں دستیاب ہو، مخصوص مدد جیسے رہنمائی یا علاج پر مبنی مدد شامل ہے (شواہد پر مبنی مدد کے بارے میں عملی رہنمائی یوتھ اینڈاؤمنٹ فنڈ [(YEF)] سے دستیاب ہے، جو تشدد کی روک تھام کے لیے مؤثر طریقوں سے متعلق مرکز ہے)۔

54. بچوں کے تحفظ کے لیے مقررہ ذمہ دار افراد کو حوالہ بھیجنے اور پولیس سے کب رابطہ کرنا چاہیے، اس بارے میں مزید رہنمائی ضمیمہ B (حوالوں کا انتظام) میں مل سکتی ہے۔

اضافی ہدایات اور معاونت

55. شعبہ جاتی مشورہ What to do if you're worried a child is being abused: advice for practitioners (اگر آپ بچے کے ساتھ بدسلوکی کے حوالے سے پریشان ہوں تو کیا کرنا چاہیے: افرادِ کار کے لیے ہدایات) بدسلوکی اور نظراندازی کے فہم و ادراک اور نشاندہی پر مزید معلومات فراہم کرتا ہے۔ بدسلوکی اور نظراندازی کی ممکنہ علامات کی مثالوں کو پورے ہدایت نامے میں نمایاں کر دیا گیا ہے اور اسکول اور کالج کے عملے کے لئے یہ خاص طور پر مددگار ہوں گی۔ NSPCC کی ویب سائٹ پر بھی بدسلوکی اور نظراندازی پر اضافی مفید معلومات دی گئی ہیں اور جن میں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ کن علامات پر نظر رکھنی چاہیے۔

56. **ضمیمہ A میں بدسلوکی، استحصال اور بچوں کے تحفظ سے متعلق مخصوص مسائل کے بارے میں اہم اضافی معلومات شامل ہیں۔ اسکول اور کالج کے سربراہان اور وہ عملہ جو براہِ راست بچوں کے ساتھ کام کرتا ہے، ضمیمہ A ضرور پڑھیں۔**

اگر اسکول اور کالج کے عملے کو کسی بچے سے متعلق خدشات ہوں تو انہیں کیا کرنا چاہیے

57. جہاں تحفظ کے حوالے سے خدشات ہوں، وہاں بچوں کے ساتھ کام کرنے والے عملے کو **'یہ یہاں ہوسکتا ہے'** کا طرزِ عمل برقرار رکھنے کی ہدایت کی جاتی ہے۔ جب بچے کی فلاح و بہبود کے حوالے سے خدشات لاحق ہوں، تو عملے کو ہمیشہ بچے کے **بہترین مفادات** کے حامل اقدام کرنے چاہئے۔

58. اگر عملہ کو بچے کی فلاح و بہبود کے حوالے سے **کسی بھی قسم کا خدشہ** ہو تو، انہیں **فوراً** کارروائی کرنی چاہیے۔ فلو چارٹ کے لیے صفحہ نمبر 27 دیکھیں جس میں بچے سے متعلق خدشات ہونے کی صورت میں عملے کے لیے طریقۂ کار بتایا گیا ہے۔

59. اگر عملے کو کوئی خدشہ لاحق ہو، تو انہیں اپنے ہی ادارے کی بچے کے تحفظ کی پالیسی پر عمل کرنا اور مقررہ حفاظتی سربراہ (یا نمائندے) سے بات کرنی چاہیے۔

60. اس صورت میں اختیارات یہ ہوں گے:

- اسکول یا کالج کے اپنے فلاح و بہبود کے معاون طریقِ کار کے ذریعے بچے کے لیے داخلی طور پر معاونت کا نظم و نسق کرنا، اس بات پر غور کرنا بھی شامل ہے کہ جہاں ایسا کرنے سے بچے کو کسی اضافی خطرے میں نہ ڈالا جائے، وہاں بچوں کے تحفظ کے لیے مقررہ ذمہ دار شخص (یا اس کے نائب) کو بچے کی فلاح و بہبود میں مزید مدد کے لیے والدین یا نگہداشت کرنے والوں کو آگاہ کرنا چاہیے یا نہیں،
- فیملی ہیلپ کا جائزہ لینا[15]، یا
- قانونی خدمات کے لیے حوالہ بھیجنا[16]، مثلاً اگر بچہ ضرورت مند ہو سکتا ہو، ضرورت مند ہو، یا اسے نقصان پہنچ رہا ہو یا نقصان پہنچنے کا امکان ہو۔

61. نامزد حفاظتی سربراہ یا نمائندے کو حفاظتی خدشات پر بات کرنے کے لیے ہمیشہ دستیاب رہنا چاہیے۔ اگر استثنائی حالات میں، مقررہ حفاظتی سربراہ (یا نائب) دستیاب نہ ہو، تو اس کے باعث مناسب اقدام اٹھانے میں تاخیر نہیں ہونی چاہیے۔ عملے کو سینئر لیڈرشپ ٹیم کے کسی رکن سے بات کرنی چاہیے اور/یا بچوں کی سماجی نگہداشت کرنے والی مقامی اتھارٹی سے مشورہ لینا چاہیے۔ ان حالات میں، کیے جانے والے کسی بھی اقدام سے، عملی طور پر جتنا جلد ممکن ہو، نامزد حفاظتی سربراہ (یا نائب) کو آگاہ کیا جانا چاہیے۔

62. عملے کو یہ فرض نہیں کر لینا چاہیے کہ کوئی ساتھی یا دوسرا پیشہ ور شخص خود کارروائی کرے گا اور وہ معلومات شیئر کرے گا جو بچوں کو محفوظ رکھنے کے لیے نہایت اہم ہو سکتی ہیں۔ انہیں اس بات کا خیال رکھنا چاہیے کہ معلومات کو ابتدائی مرحلے میں شیئر کرنا، مسئلے کی مؤثر شناخت، جائزے اور مناسب خدمات کی فراہمی کے تعین کے لیے بہت ضروری ہے، خواہ مسئلہ پہلی بار سامنے آیا ہو یا بچہ پہلے سے مقامی انتظامیہ کے بچوں کی سماجی نگہداشت کے شعبے کی نگرانی میں ہو، مثلاً ضرورت مند بچہ یا ایسا بچہ جس کے لیے حفاظتی منصوبہ موجود ہو۔ بچوں، نوجوانوں، والدین اور نگہداشت کرنے والوں کو حفاظتی خدمات فراہم کرنے والے پیشہ ور افراد کے لیے معلومات شیئر کرنے سے متعلق مشورہ ایسے عملے کی مدد کرتا ہے جنہیں معلومات شیئر کرنے کے بارے میں فیصلے کرنا ہوتے ہیں۔

---

15 فیملی ہیلپ کے جائزوں، فیملی ہیلپ کی خدمات کی فراہمی اور خدمات تک رسائی کے بارے میں مزید معلومات بچوں کے تحفظ کے لیے مل کر کام کرنا میں موجود ہیں۔

16 بچوں کے تحفظ کے لیے مل کر کام کرنا میں بیان کیا گیا ہے کہ بچوں کے تحفظ کے شراکت داروں کو ایک ایسی دستاویز شائع کرنی چاہیے جس میں یہ واضح ہو کہ کس سطح کی ضرورت اور کن معیارات کی بنیاد پر کسی معاملے کو مقامی انتظامیہ کے بچوں کی سماجی نگہداشت کے شعبے کو جائزے اور دفعہ 17 اور 47 کے تحت قانونی خدمات کے لیے بھیجا جانا چاہیے۔ مقامی انتظامیہ کو اپنے شراکت داروں کے ساتھ مل کر جائزے کے لیے مقامی طریقۂ کار تیار اور شائع کرنا چاہیے۔ مقامی طریقۂ کار میں واضح طور پر یہ بتایا جانا چاہیے کہ جب کسی بچے کو مقامی انتظامیہ کے بچوں کی سماجی نگہداشت کے شعبے کو بھیج دیا جائے تو اس کے بعد اس معاملے کو کس طرح سنبھالا جائے گا۔

63. **ڈیٹا کے تحفظ کے قوانین بچوں کو محفوظ رکھنے اور ان کی فلاح و بہبود کو فروغ دینے کے مقصد سے معلومات شیئر کرنے سے نہیں روکتے۔** اگر معلومات شیئر کرنے کے بارے میں کسی قسم کا شک ہو، تو عملے کو بچوں کے تحفظ کے لیے مقررہ ذمہ دار شخص (یا اس کے نائب) سے بات کرنی چاہیے۔ معلومات شیئر کرنے سے متعلق خدشات کو بچوں کے تحفظ اور ان کی فلاح و بہبود کو فروغ دینے کی ضرورت میں رکاوٹ نہیں بننے دینا چاہیے۔

مقامی سطح پر ارلی ہیلپ کا جائزہ

64. اگر بچوں کو قانونی طور پر فراہم کی جانے والی بچوں کی خدمات کی مدد درکار نہ ہو، تو عموماً بچوں کے تحفظ کے لیے مقررہ ذمہ دار شخص (یا اس کا نائب) دیگر اداروں کے ساتھ رابطے کی قیادت کرے گا اور جہاں مناسب ہو مختلف اداروں کے مشترکہ جائزے کا انتظام کرے گا۔ اس جائزے کو انجام دینے میں عملے سے دیگر اداروں اور پیشہ ور افراد کی مدد کرنے کی ضرورت پڑ سکتی ہے، اور بعض صورتوں میں وہ مرکزی ذمہ دار پیشہ ور شخص کے طور پر بھی کام کر سکتے ہیں۔ فیملی ہیلپ کی ضرورت کا مؤثر جائزہ لینے کے بارے میں مزید رہنمائی بچوں کے تحفظ کے لیے مل کر کام کرنا میں دیکھی جا سکتی ہے۔ ایسے تمام معاملات کا مسلسل جائزہ لیا جانا چاہیے، اور اگر بچے کی صورتِ حال بہتر ہوتی نظر نہ آئے یا مزید خراب ہو رہی ہو تو قانونی خدمات کے جائزے کے لیے مقامی انتظامیہ کے بچوں کی سماجی نگہداشت کے شعبے کو حوالہ بھیجنے پر غور کیا جانا چاہیے۔ اس کے متبادل طور پر، اہل مرکزی ذمہ دار پیشہ ور افراد (یعنی سماجی کارکن کے علاوہ) جو قانونی مداخلت سے پہلے جائزوں کی قیادت کر سکتے ہیں، دفعہ 17 تک اور اس کے تحت بھی خاندانوں کے ساتھ کام کی قیادت جاری رکھ سکتے ہیں۔

بچوں کی قانونی سماجی نگہداشت کے جائزے اور خدمات

65. **جہاں کسی بچے کو نقصان پہنچ رہا ہو، یا اسے نقصان پہنچنے کا امکان ہو، وہاں یہ ضروری ہے کہ مقامی انتظامیہ کے بچوں کی سماجی نگہداشت کے شعبے کو، اور جہاں مناسب ہو پولیس کو بھی، فوراً حوالہ بھیجا جائے** (دیکھیں: پولیس کو کب بلانا چاہیے: اسکولوں اور کالجوں کے لیے رہنمائی)۔ یہ حوالہ فوری طور پر بھیجا جانا چاہیے۔ حوالہ مقامی طور پر مقررہ طریقۂ کار کے مطابق بھیجا جانا چاہیے۔

66. مقامی حکومت کی بچوں کی سماجی نگہداشت کے جائزوں میں اس بات کو بھی مدِنظر رکھنا چاہیے کہ بچوں کو گھر سے باہر کن حالات یا جگہوں پر نقصان پہنچ رہا ہے۔[17]، اسی لیے یہ ضروری ہے کہ اسکول اور کالج حوالہ دینے کے عمل کے دوران زیادہ سے زیادہ معلومات فراہم کریں۔ اس سے کسی بھی جائزے میں دستیاب تمام شواہد کو مدِنظر رکھنا ممکن ہوگا اور ایسے نقصان سے نمٹنے کے لیے بچے کے حالات اور ماحول کو سامنے رکھتے ہوئے مناسب طریقہ اختیار کیا جا سکے گا۔ مزید معلومات یہاں دستیاب ہیں: Contextual Safeguarding (پس منظر کا حامل تحفظ)۔

67. آن لائن ٹول Report child abuse to your local council (بچوں کے ساتھ بدسلوکی کی اطلاع اپنی مقامی کونسل) کو متعلقہ مقامی اتھارٹی کے بچوں کی سماجی نگہداشت سے متعلق رابطے کی تفصیلات پر بھیجتا ہے۔

---

[17] خاندان سے باہر ہونے والے نقصانات اور خاندانی گھر سے باہر کے ماحول کے بارے میں مزید معلومات کے لیے 'بچوں کے تحفظ کے لیے مل کر کام کرنا' دیکھیں۔

مدد کے طالب بچے

68. چلڈرن ایکٹ 1989 کے تحت ایک ضرورت مند بچے کی تعریف ایسے بچے کے طور پر کی گئی ہے جو ممکنہ طور پر صحت یا نشوونما کی معقول سطح کو حاصل یا برقرار نہ رکھ پائے، یا جس کی صحت اور نشوونما کی صورتحال، خدمات کی فراہمی کے بغیر، نمایاں طور پر یا مزید خراب ہوجائے؛ یا وہ بچہ جو معذور ہو۔ مقامی اتھارٹیز کےلئے لازم ہے کہ وہ مدد کے طالب بچوں کو ان کے تحفظ اور ان کی فلاح و بہبود کے فروغ کے لیے خدمات مہیا کریں۔ مدد کے طالب بچوں کا چلڈرن ایکٹ 1989 کے سیکشن 17 کے تحت تجزیہ کیا جاسکتا ہے۔ جیسا کہ بچوں کے تحفظ کے لیے مل کر کام کرنا میں بیان کیا گیا ہے، مقامی انتظامیہ کو بچوں کے تحفظ کے اپنے شراکت داروں اور متعلقہ اداروں کے ساتھ مل کر جائزوں اور مدد کے لیے مقامی طریقۂ کار تیار کرنا، ان پر اتفاق کرنا اور انہیں شائع کرنا چاہیے۔ اس میں یہ واضح ہونا چاہیے کہ دفعہ 17 کے تحت بچوں اور ان کے خاندانوں کی مدد کے لیے مرکزی ذمہ دار پیشہ ور شخص کے طور پر کون کام کر سکتا ہے، اور یہ کردار صرف سماجی کارکنوں تک محدود نہیں ہے۔

نمایاں نقصان سے دوچار یا ممکنہ طور پر دوچار ہونے والے بچے:

69. مقامی حکام، دیگر تنظیموں کی مدد سے، جیسا کہ مناسب ہو، ان کا فرض ہے کہ وہ چلڈرن ایکٹ 1989 کے سیکشن 47 کے تحت انکوائری کریں اگر ان کے پاس یہ شک کرنے کی معقول وجہ ہے کہ کوئی بچہ اہم تکلیف میں ہے، یا اس کا امکان ہے۔ اس طرح کے استفسارات انہیں اس بات کا فیصلہ کرنے کے قابل بناتے ہیں کہ آیا انہیں بچے کی فلاح و بہبود کی حفاظت اور فروغ کے لیے کوئی اقدام کرنا چاہیے یا نہیں، اور جہاں بدسلوکی کے خدشات ہوں وہاں اقدام ضرور کرنا چاہیے۔ اس میں سبھی قسم کی زیادتی، نظر اندازی اور استحصال شامل ہے۔

مقامی اتھارٹی کیا کرے گی؟

70. حوالہ بھیجے جانے کے ایک کام کے دن کے اندر، مقامی حکومت کے سماجی کارکن کو حوالہ دینے والے شخص کو اس کے موصول ہونے کی تصدیق کرنی چاہیے اور اگلے اقدامات اور مطلوبہ کارروائی کی نوعیت کے بارے میں فیصلہ کرنا چاہیے۔ اس میں یہ طے کرنا بھی شامل ہوگا کہ آیا: کہ آیا:

- بچے کو فوری تحفظ کی ضرورت ہے اور اس سلسلے میں فوراً کوئی اقدام کرنا ہوگا
- بچے یا فیملی کو کس قسم کی خدمات کی ضرورت ہے اور اُن خدمات کی نوعیت کیا ہے
- بچہ مدد کا طالب ہے، اور چلڈرن ایکٹ 1989 کے سیکشن 17 کے تحت اس کا جائزہ لیا جانا چاہیے۔ Working Together to Safeguard Children (بچوں کی حفاظت کے لیے مل کر کام کرنا) تشخیص کے عمل کے بارے میں تفصیلات فراہم کرتا ہے
- شک کرنے کی معقول وجہ یہ ہے کہ بچہ تکلیف میں ہے یا اسے شدید تکلیف پہنچنے کا امکان ہے، انکوائری کی جانی چاہیے یا نہیں، اور یہ کہ چلڈرن ایکٹ 1989 کے سیکشن 47 کے تحت بچے کا جائزہ لیا گیا ہے۔ Working Together to Safeguard Children (بچوں کی حفاظت کے لیے مل کر کام کرنا) تشخیص کے عمل کے بارے میں تفصیلات فراہم کرتا ہے، اور
- مقامی اتھارٹی کو اس بات کا فیصلہ کرنے میں کہ مزید کیا اقدام کرنا چاہیے، مدد کے لیے مزید خصوصی تجزیے درکار ہیں۔

71. اگر یہ معلومات عنقریب وقوع پذیر نہ ہوں تو ریفر کرنے والے کو اس بارے میں پتہ کرنا چاہیے۔

72. اگر سماجی کارکن دستوری تجزیہ عمل میں لانے کا فیصلہ کریں، تو عملے کو اس تجزیے (جسے

حسبِ ضرورت نامزد حفاظتی سربراہ (یا نائب) کا تعاون حاصل ہو) کے لیے معاونت فراہم کرنے میں ہر ممکن مدد کرنی چاہیے۔

73. اگر ریفرل کے بعد، بچے کی کیفیت میں بہتری نظر نہ آئے، تو ریفر کرنے والے کو درج ذیل مقامی توسیعی طریقِ کار زیرِ غور لانا چاہیے تاکہ اس بات کو یقینی بنایا جاسکے کہ ان کے خدشات کا حل تلاش کیا گیا ہے اور سب سے اہم بات یہ کہ، بچے کی کیفیت میں بہتری آ رہی ہے۔

ریکارڈ کا اندراج

74. تمام خدشات، گفت و شنید اور کیے گئے فیصلوں، اور ان فیصلوں کی وجوہات کو، تحریری طور پر ریکارڈ کرنا چاہیے۔ اس سے اس صورت میں بھی مدد ملے گی اگر/جب اسکول یا کالج کے ذریعہ کیس کو ہینڈل کرنے کے طریقے کے بارے میں کسی شکایت کا جواب دیا جائے۔ معلومات کو خفیہ اور محفوظ طریقے سے رکھا جانا چاہیے۔ خدشات اور حوالہ جات کو ہر بچے کے لیے علیحدہ بچوں کے تحفظ کی فائل میں رکھنا اچھا عمل ہے۔

ریکارڈز میں درج ذیل شامل **ہونا چاہیے**:

- تشویش کا واضح اور جامع خلاصہ
- تشویش کی پیروی کیسے کی گئی اور اسے کیسے حل کیا گیا، اور
- کی گئی کسی بھی کارروائی کا نوٹ، کیے گئے فیصلے اور نتیجہ۔

75. اگر اندراج کے لوازمات کے حوالے سے کوئی شبہ ہو، تو عملے کو نامزد حفاظتی سربراہ (یا نائب) سے بات کرنی چاہیے۔

یہ سب اتنا اہم کیوں ہے؟

76. بچوں کے لئے یہ انتہائی اہم ہے کہ حفاظت کے خطرات سے نمٹنے، مسائل کو مزید بڑھنے سے روکنے اور بچے کی فلاح و بہبود کو فروغ دینے کے لیے انہیں بروقت صحیح مدد حاصل ہو۔ تحقیق اور مقامی بچوں کی حفاظتی مشقوں کے جائزوں نے بار بار مؤثر کارروائی کرنے میں ناکامی کے خطرات کو ظاہر کیا ہے۔[18] بچوں کی حفاظت کے لیے مقامی مشق کے بارے میں مزید معلومات Working Together to Safeguard Children (بچوں کی حفاظت کے لیے کام کرنے کے لیے مل سکتی ہیں)۔

ناقص عمل پذیری میں شامل ہیں:

- بدسلوکی اور نظراندازی کی ابتدائی علامات پر کارروائی کرنے اور ریفر کرنے میں ناکامی
- اندراجات کا ناقص ریکارڈ رکھنا
- بچے کے تاثرات سننے میں ناکامی
- صورتحال بہتر نہ ہونے پر خدشات کا مکرر تجزیہ نہ کرنا
- ایجنسیوں کے اندر اور ان کے درمیان صحیح لوگوں کے ساتھ معلومات کا اشتراک نہ کرنا
- معلومات کا تبادلہ بہت سست رفتاری سے کرنا، اور
- ممکنہ طور پر اقدام نہ کرنے والوں کے لیے چیلنج میں کمی۔

---

18 سنگین معاملات کے جائزوں کا تجزیہ gov.uk/government/publications/serious-case-reviews-analysis-lessons-and-challenges پر دستیاب ہے۔

اگر اسکول اور کالج کے عملہ کو عملہ کے کسی دوسرے رکن کے حوالے سے حفاظت سے متعلق خدشات ہوں یا کوئی الزام عائد ہو تو انہیں کیا کرنا چاہیے

77. اسکولوں اور کالجوں میں عملہ کے اراکین (بشمول عارضی عملہ، زیر تربیت اساتذہ، رضاکار، اور ٹھیکے پر کام کرنے والے افراد) کے بارے میں کسی بھی تحفظاتی تشویش یا الزام (چاہے وہ کتنا ہی چھوٹا ہو) سے نمٹنے کے لیے عمل اور طریقہ کار ہونا چاہیے۔

78. اگر عملے کو تحفظ کی فکر ہے یا بچوں کو نقصان پہنچانے یا ان کے ساتھ بد سلوکی کرنے کا الزام عملے کے کسی دوسرے رکن (بشمول عارضی عملہ، زیرِ تربیت اساتذہ، رضاکار، اور ٹھیکے پر کام کرنے والے افراد) کے بارے میں لگایا گیا ہے، تو:

- اس معاملے کو سربراہ استاد یا پرنسپل کے پاس لے جانا چاہیے ، جو اس بات پر غور کرے گا کہ آیا معاملہ مزید کارروائی کے لیے LADO کو بھیجنا ضروری ہے؛
- اگر سربراہ استاد یا پرنسپل کے بارے میں خدشات/الزامات ہوں، تو اس معاملے کو گورنرز کے سربراہ، مینجمنٹ کمیٹی کے سربراہ یا کسی خودمختار اسکول کے مالک کے پاس لے جانا چاہیے، اور
- اگر ہیڈ ٹیچر کے بارے میں کوئی خدشہ یا الزام ہو، اور ہیڈ ٹیچر کسی آزاد اسکول کا واحد مالک بھی ہو، یا ایسی صورتِ حال ہو جہاں معاملہ ہیڈ ٹیچر کو بتانے میں مفادات کا ٹکراؤ ہو، تو اس کی اطلاع براہِ راست LADO(s) کو دی جانی چاہیے۔ آپ کے مقامی LADO کی تفصیلات مقامی انتظامیہ کی ویب سائٹ پر آسانی سے دستیاب ہونی چاہئیں۔

79. اگر عملے کو کسی دوسرے عملے کے رکن کے بارے میں بچوں کے تحفظ سے متعلق کوئی خدشہ ہو یا کوئی الزام سامنے آئے (بشمول عارضی عملہ، زیرِ تربیت اساتذہ، رضاکار یا ٹھیکے پر کام کرنے والے افراد)، اور معاملہ نقصان سے متعلق مقررہ حد تک نہ پہنچتا ہو، تو اسے اسکول یا کالج کی معمولی نوعیت کے خدشات سے متعلق پالیسی کے مطابق شیئر کیا جانا چاہیے۔ مزید تفصیلات اس رہنمائی کے حصہ چہارم میں دیکھی جا سکتی ہیں۔

اگر اسکول اور کالج کے عملے کو اسکول یا کالج میں حفاظتی طریقۂ کار کے بارے میں خدشات لاحق ہوں تو انہیں کیا کرنا چاہیے

80. تمام عملہ اور رضاکاروں کو ناقص یا غیر محفوظ طریقۂ کار اور اسکول یا کالج کے حفاظتی نظام میں ممکنہ نقائص نظر آئیں تو، انہیں خدشات کو منظرِ عام پر لانے کا اہل ہونا چاہیے اور یہ جاننا چاہیے کہ سینئر لیڈرشپ ٹیم کی جانب سے ان خدشات کو سنجیدگی سے لیا جائے گا۔

81. اسکول یا کالج کی سینئر لیڈرشپ ٹیم کے سامنے ان خدشات کو لانے کے لیے، ممکنہ خطرات سے آگاہ کرنے کے موزوں طریقِ کار نافذ العمل ہونے چاہئیں۔

82. جہاں عملہ کا کوئی فرد اپنے آجر کے سامنے کسی مسئلے کو اٹھانے سے خود کو قاصر سمجھتا ہو، یا یہ محسوس کرتا ہو کہ اُس کے حقیقی خدشات کا حل تلاش نہیں کیا جارہا تو، اس کے لیے ممکنہ خطرات سے آگاہی کے دیگر ذرائع دستیاب کرائے جا سکتے ہیں:

- وہسل بلوئنگ کے بارے میں عام مشورے whistleblowing for employees (ملازمین کے لیے وہسل بلوئنگ) پر مل سکتے ہیں ، اور
- NSPCC Whistleblowing Advice Line (NSPCC وہسل بلوئنگ ایڈوائس لائن) عملہ کے ایسے افراد کے لیے بطور متبادل ذریعہ دستیاب ہے جو داخلی طور پر بچے کے تحفظ میں ناکامی کے حوالے سے خدشات کو سامنے نہ لا سکیں یا انہیں اس بات پر خدشات ہوں کہ ان کے اسکول یا کالج کی جانب سے متعلقہ خدشہ

سے صحیح انداز میں نہیں نمٹا جا رہا ہے۔ عملہ 0800 028 0285 پر کال کر سکتا ہے اور لائن 08:00 سے 20:00 پیر سے جمعہ تک اور ہفتے کے آخری دنوں میں 09:00 سے 18:00 تک دستیاب ہے۔ ای میل ایڈریس یہ ہے help@nspcc.org.uk [19]

[19] اس کے متبادل کے طور پر، عملہ اس پتے پر خط لکھ سکتا ہے: نیشنل سوسائٹی فار دی پریوینشن آف کروئلٹی ٹو چلڈرن (NSPCC)، Weston House, 42 Curtain Road, London EC2A 3NH۔

LGfL SafeguardED

خاکہ 1: جب کسی بچے کے بارے میں خدشات ہوں تو اسکول یا کالج کی جانب سے کیے جانے والے اقدامات

اسکول یا کالج کا عملہ فوری کارروائی کرتا ہے۔ وہ اپنے ادارے کی بچوں کے تحفظ کی پالیسی پر عمل کرتے ہیں اور **بچوں کے تحفظ کے لیے مقررہ ذمہ دار شخص** سے بات کرتے ہیں۔

اس رہنمائی کے حصہ چہارم میں **اس صورت میں کیے جانے والے اقدامات بیان کیے گئے ہیں جب کسی معاملے میں عملے کے کسی رکن کے بارے میں بھی کوئی خدشہ شامل ہو۔**

↓

بچوں کے تحفظ کے لیے مقررہ ذمہ دار شخص یہ فیصلہ کرتا ہے کہ **بچوں کی سماجی نگہداشت کے شعبے کو حوالہ بھیجنے کی ضرورت نہیں ہے۔** اسکول یا کالج **طلبہ کی فلاح و بہبود کے لیے مدد یا خاندانی مدد کے جائزے** پر غور کرتا ہے اور **مقامی سطح پر صورتِ حال کی نگرانی کرتا ہے۔** اگر خدشات بڑھ جائیں تو اسکول یا کالج حوالہ بھیجتا ہے۔

↓

تمام مراحل پر **عملے** کو **بچے کے حالات کا مسلسل جائزہ لیتے رہنا چاہیے** (ضرورت کے مطابق بچوں کے تحفظ کے لیے مقررہ ذمہ دار شخص یا اس کے نائب کو شامل کرتے ہوئے) اور **جہاں مناسب ہو دوبارہ حوالہ بھیجنا چاہیے۔** اس سے یہ یقینی بنانے میں مدد ملے گی کہ بچے کے حالات بہتر ہوں۔

بچے کے بہترین مفادات کو ہمیشہ سب سے پہلے ترجیح دی جانی چاہیے۔

↓

بچوں کے تحفظ کے لیے مقررہ ذمہ دار شخص یہ فیصلہ کرتا ہے کہ **بچوں کی سماجی نگہداشت کے شعبے کو حوالہ بھیجنے کی ضرورت ہے** (اور جہاں مناسب ہو پولیس کو بھی بلاتا ہے)۔ وہ مقامی سطح پر مقررہ حد سے متعلق دستاویز اور جائزے کے طریقۂ کار میں بیان کردہ **حوالہ بھیجنے کے طریقۂ کار** پر عمل کرتا ہے۔

مزید معلومات '[بچوں کے تحفظ کے لیے مل کر کام کرنا](#)' میں موجود ہیں۔

↓

اسکول یا کالج سے حوالہ موصول ہونے کے **ایک کام کے دن کے اندر، بچوں کی سماجی نگہداشت کا شعبہ یہ فیصلہ کرتا ہے کہ کس قسم کی کارروائی درکار ہے** اور حوالہ بھیجنے والے اسکول یا کالج کو اس سے آگاہ کرتا ہے۔ خاکہ 2 میں **حوالہ بھیجے جانے کے بعد کیے جانے والے اقدامات** بیان کیے گئے ہیں۔

↓

اسکول اور کالج کے عملے کو **بچوں کی سماجی نگہداشت کے شعبے** کی مدد کے لیے ہر ممکن کوشش کرنی چاہیے۔

LGfL SafeguardED

خاکہ 2: بچوں کی سماجی نگہداشت کے شعبے کو حوالہ بھیجے جانے کے بعد کیے جانے والے اقدامات

اسکول یا کالج سے حوالہ موصول ہونے کے **ایک کام کے دن** کے اندر، **بچوں کی سماجی نگہداشت کا شعبہ** یہ فیصلہ کرتا ہے کہ **کس قسم کی کارروائی درکار ہے۔**

بچے کو **فوری تحفظ** کی ضرورت سمجھا جاتا ہے۔ **بچوں کی سماجی نگہداشت کا شعبہ** حوالہ بھیجنے والے اسکول یا کالج کو آگاہ کرتا ہے۔

سماجی کارکن، پولیس یا NSPCC مناسب **ہنگامی کارروائی** کرتے ہیں۔ اس میں **ہنگامی تحفظ کے حکم (EPO)** کے لیے درخواست دینا بھی شامل ہو سکتا ہے۔

دفعہ 47 کے تحت تحقیقات کو مناسب سمجھا جاتا ہے۔ **بچوں کی سماجی نگہداشت کا شعبہ** حوالہ بھیجنے والے اسکول یا کالج کو آگاہ کرتا

بچے کی شناخت ایسے بچے کے طور پر کی جاتی ہے جسے **سنگین نقصان کا خطرہ** ہو۔ بچوں کے قانون 1989 کے تحت، مقامی انتظامیہ پر لازم ہے کہ وہ ضرورت مند بچوں کو ان کے تحفظ اور فلاح و بہبود کو فروغ دینے کے مقصد سے خدمات فراہم کرے۔ مزید معلومات 'بچوں کے تحفظ کے لیے مل کر کام کرنا' میں موجود ہیں۔

دفعہ 17 کے تحت تحقیقات کو مناسب سمجھا جاتا ہے۔ **بچوں کی سماجی نگہداشت کا شعبہ** حوالہ بھیجنے والے اسکول یا کالج کو آگاہ کرتا ہے۔

بچے کی شناخت **ضرورت مند بچے (CiN)** کے طور پر کی جاتی ہے اور اسے مناسب مدد فراہم کی جاتی ہے۔ بچوں کے قانون 1989 کے تحت، مقامی انتظامیہ پر لازم ہے کہ وہ CiN کو اس کے تحفظ اور فلاح و بہبود کو فروغ دینے کے مقصد سے خدمات فراہم کرے۔ مزید معلومات 'بچوں کے تحفظ کے لیے مل کر کام کرنا' میں موجود ہیں۔

کسی باقاعدہ جائزے کی ضرورت نہیں ہے۔ **بچوں کی سماجی نگہداشت کا شعبہ** حوالہ بھیجنے والے اسکول یا کالج کو آگاہ کرتا ہے۔

اسکول یا کالج طلبہ کی فلاح و بہبود کے لیے مدد اور خاندانی مدد پر غور کرتا ہے۔ خاندانی مدد کا مقصد یہ ہے کہ بچے کی زندگی کے کسی بھی مرحلے میں جیسے ہی کوئی مسئلہ سامنے آئے، فوراً مدد فراہم کی جائے۔ خاکہ 1 دیکھیں۔ مزید معلومات 'بچوں کے تحفظ کے لیے مل کر کام کرنا' میں موجود ہیں۔